REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT R.N. NO. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP.3

جلد ۲۸ — شمارہ ۴

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائبین:- جاوید اقبال اختر۔ محمد انعام غوری۔

شرحِ چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالکِ غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

The Weekly BADR Qadian PIN. 143516.

۲۵ صفر ۱۳۹۹ ہجری — ۲۵ صلح ۱۳۵۸ ہش — ۲۵ جنوری ۱۹۷۹ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۲ صلح (جنوری)۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق الفضل میں شائع شدہ مورخہ ۱۵ جنوری ۷۹ء کی اطلاع مظہر ہے کہ ”حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ“ احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دُعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۲۲ صلح (جنوری)۔ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی تاحال مع اہل و عیال سفرِ ربوہ پر ہیں۔ البتہ مکرم صاحبزادہ مرزا کلیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مورخہ ۹/۱/۷۹ کو واپس قادیان تشریف لے آئے۔ احبابِ جماعت دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کا حافظ و ناصر رہے اور آپ بخیریت قادیان تشریف لے آئیں۔ آمین۔

وقفِ جدید کے بائیسویں اور دفترِ اطفال وقفِ جدید کے چودھویں سال کا اعلان

وقفِ جدید انجمن احمدیہ اچھا کام کر رہی ہے لیکن احباب کو اس کے کام اور بجٹ میں وسعت پیدا کرنی چاہیئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۵ صلح ۱۳۵۸ ہش کا خلاصہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۵ صلح ۱۳۵۸ ہش بمطابق ۵ جنوری ۱۹۷۹ء کو علالتِ طبع کے باوجود مسجد اقصیٰ میں تشریف لاکر نمازِ جمعہ پڑھائی۔ اور نماز سے قبل خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے وقفِ جدید کے بائیسویں اور دفترِ اطفال وقفِ جدید کے چودھویں سال کا اعلان فرمایا۔ حضور کے اس خطبہ کا خلاصہ جو اخبار الفضل مجریہ ۹/۱/۷۹ میں شائع ہوا ہے، قارئینِ بدر کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے جملہ احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت سے گزارش ہے کہ وہ وقفِ جدید کے سالِ نو کے وعدہ جات، بڑھ چڑھ کر لکھوائیں اور حسبِ توفیق ساتھ ہی ادائیگی کرکے السابقون الاولون میں شامل ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین۔ (انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان)

ربوہ — سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۵ صلح ۱۳۵۸ ہش مطابق ۵ جنوری ۱۹۷۹ء کو علالتِ طبع کے باوجود مسجد اقصیٰ میں تشریف لاکر نمازِ جمعہ پڑھائی۔ اور نماز سے قبل خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے وقفِ جدید کے بائیسویں اور دفترِ اطفال وقفِ جدید کے چودھویں سال کا اعلان فرمایا۔ حضور کے اس خطبہ کا خلاصہ اپنے الفاظ میں ہدیۂ قارئین ہے:-

حضور نے خطبہ کے آغاز میں اس امر کا ذکر کرتے ہوئے کہ یہ ہجری شمسی کے نئے سال (۱۳۵۸ ہش) کا پہلا جمعہ ہے، فرمایا ہر وقت کی تبدیلی دُعاؤں کا تقاضا کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس نئے سال کو ہمارے لئے مبارک کرے اور اس کے ہر دن میں پہلے سے زیادہ برکتیں نازل فرمائے۔ اللہ تعالیٰ نے وقت اور زمانہ کو دن اور رات اسی طرح ہفتوں، مہینوں، سالوں اور صدیوں میں بانٹ کر ہمارے اندر اُکتاہٹ پیدا کرنے والی یکسانیت کے احساس کو دُور کر دیا ہے۔ ہر نیا دن، نیا ہفتہ، نیا مہینہ، نیا سال اور نئی صدی ہمیں خدا تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کے لئے دُعائیں کرنے کی طرف متوجہ کرتی ہے۔ ہمیں حصولِ برکات کے ساتھ ساتھ خاتمہ بالخیر کی دُعائیں کرتے رہنا چاہیئے۔ میری طرف سے سب احمدیوں کو بھی اور پوری انسانیت کو بھی یہ نیا سال مبارک ہو۔ ملکی استحکام کے لحاظ سے بھی، بین الاقوامی تعلقات کے لحاظ سے بھی اور غلبۂ اسلام کے لحاظ سے بھی۔

بعدہٗ حضور نے فرمایا، مَیں ہر ہجری شمسی سال کے پہلے خطبۂ جمعہ میں وقفِ جدید کے نئے سال کا اعلان کیا کرتا ہوں۔ آج مَیں وقفِ جدید کے ۲۲ ویں اور دفترِ اطفال وقفِ جدید کے ۱۴ ویں سال کا اعلان کرتا ہوں۔ وقفِ جدید ہمارے جماعتی نظام کا نسبتاً ایک چھوٹا شعبہ ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے جاری فرمایا تھا۔ اس کے کام میں خدا تعالیٰ نے برکت ڈالی۔ اور اس میں وسعت پیدا ہوئی۔ اس میں شک نہیں کہ وقفِ جدید کا محدود کام ہے۔ لیکن ہر کام کو خوش اسلوبی سے کرنے کے لئے کام کرنے والوں کی اور مال کی ضرورت ہوتی ہے۔ سو اس ادارہ کو کام کرنے والے معلّمین بھی ملنے چاہئیں۔ اور کام میں وسعت کے مطابق اس کے لئے مالی رقوم بھی مہیّا ہونی چاہئیں۔ ان دونوں ضرورتوں کو پورا کرنا جماعتوں کی ذمّہ واری ہے۔

حضور نے فرمایا، وقفِ جدید کا نظام جماعت میں نسبتاً چھوٹی سطح پر ابتدائی تربیت کا فریضہ انجام دیتا ہے۔ لیکن یہ نہیں بھولنا چاہیئے کہ یہ دُنیا تدبیر کی دُنیا ہے۔ اور تدبیر کی دُنیا لازمی طور پر تدریجی ارتقاء کی دُنیا ہوتی ہے۔ اور تدریجی ارتقاء کے عمل میں لازماً ابتدائی باتوں کو بھی اتنی ہی اہمیّت دینا ضروری ہوتا ہے جتنی اہمیّت بڑی اور اہم باتوں کو دی جاتی ہے۔ اسلام وحشی کو انسان بنانے، انسان کو با اخلاق انسان بنانے اور با اخلاق انسان کو با خدا انسان بنانے آیا ہے۔ اسلام کی تعلیم میں کوئی بھی ایسی چھوٹی بات اور اس کے احکام میں کوئی بھی ایسا چھوٹا حکم نہیں ہے جسے چھوٹا سمجھ کر نظر انداز کیا جا سکے۔ سارے ہی احکام پر خواہ وہ بظاہر چھوٹے ہوں یا بڑے، کما حقہٗ عمل کرنا ضروری ہے۔

اس لحاظ سے وقفِ جدید کی انجمن گو نسبتاً چھوٹی انجمن ہے لیکن ہے بہت ضروری۔ اور یہ بہت اچھا اور مفید کام کر رہی ہے۔ لیکن اس کی افادیت کے پیشِ نظر اس میں وسعت پیدا کرنی ضروری ہے۔ جماعتوں اور احباب کو کام کرنے والے معلّمین کی تعداد بھی بڑھانی چاہیئے۔ اور وقفِ جدید کے بجٹ کو بھی بڑھانا چاہیئے۔

آخر میں حضور نے اس امر پر زور دیا کہ احباب کو دُعائیں بھی کرنی چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس کمزور جماعت پر جو عظیم ذمّہ داریاں ڈالی ہیں انہیں کما حقہٗ ادا کرنے کی وہ اسے توفیق عطا فرمائے اور اسی ضمن میں فرمایا اللہ تعالیٰ آپ کو بھی اور مجھے بھی صحت دے اور صحت سے رکھے۔ آمین۔

(الفضل ۶ جنوری ۱۹۷۹ء)

کلام مسیح موعود علیہ السلام

خُدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار
جو سب کچھ ہی کرتے ہیں اس پر نثار
اُسے دے چکے مال و جاں بار بار
ابھی خوف دِل میں کہ ہیں نابکار

(درثمین)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۵ صُلح ۱۳۵۸ ہش

وقفِ جدید کے نئے سال کا آغاز

مسیح موعود و امام مہدی علیہ السلام کی بابرکت بعثت کے اغراض میں سے ایک غرض یُحْیِی الدِّیْنَ وَ یُقِیْمُ الشَّرِیْعَۃَ بھی بیان کی گئی ہے۔ یعنی مسیح موعود و مہدیٔ معہود جب دُنیا میں تشریف لائیں گے تو دیگر اہم کام سرانجام دینے کے علاوہ وُہ دِین کو زندہ کریں گے اور شریعت کو قائم کریں گے۔ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدیٔ معہودؑ نے مبعُوث ہو کر احیاءِ دین اور اقامتِ شریعت کے لئے جماعتِ احمدیہ یعنی حقیقی اسلام کی بُنیاد ڈالی۔ تاکہ دُنیا میں پھر سے اسلام کا بول بالا ہو۔ اور دُنیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے۔ جماعتِ احمدیہ کا بنیادی مقصد بنی نوعِ انسان کی خدمت اور اشاعتِ اسلام ہے۔ اور ایسا اہم کام سوائے مالی قربانیوں کے پایۂ تکمیل کو نہیں پہنچایا جا سکتا۔ اِسی لئے تبلیغِ اسلام کے کام کو وسیع سے وسیع تر کرنے کے لئے مختلف مواقع پر مالی تحریکات کی جاتی ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اپنے بابرکت عہدِ خلافت کے آخری سالوں میں وقفِ جدید کی بابرکت تحریک کا اجراء فرمایا۔ اور جماعت کو اِس میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لینے کی تلقین فرمائی۔ اور مالی قربانیوں کے معیار کو بلند کرنے کی تاکید فرمائی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک موقعہ پر جماعت کو مالی قربانی کی طرف متوجہ کرتے ہوئے فرمایا:۔

”یہ مت خیال کرو کہ مال تمہاری کوشش سے آتا ہے۔ بلکہ خُدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے۔ اور یہ مت خیال کرو کہ تم کوئی حصّہ مال کا دے کر یا کسی اور رنگ سے کوئی خدمت بجا لاکر خدا تعالیٰ اور اُس کے فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو بلکہ یہ اُس کا احسان ہے کہ تمہیں اِس خدمت کے لئے بُلاتا ہے۔ اور مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر تم سب کے سب مجھے چھوڑ دو اور خدمت اور امداد سے پہلوتہی کرو تو وُہ ایک اَور قوم پیدا کر دے گا کہ اُس کی خدمت بجا لائے گی۔“

(تبلیغِ رسالت ص ۵۳-۵۵)

جوں جوں جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے ترقی کرتی گئی اِس تحریک میں بھی بڑھ چڑھ کر حصّہ لیتی رہی۔ اور لے رہی ہے۔ ماہِ دسمبر ۷۸ء میں اِس تحریک پر اکیس۲۱ سال پُورے ہو گئے اور جنوری ۱۹۷۹ء سے بائیسویں سال کا آغاز ہُوا ہے۔ سیّدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۵ر جنوری ۷۹ء کے خطبۂ جمعہ میں وقفِ جدید کے بائیسویں سال کے آغاز کا اعلان فرمادیا ہے۔ حضُور کے اِس خطبۂ جمعہ کا خلاصہ تحریر کرتے ہوئے اخبار الفضل رقمطراز ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

”آج مَیں وقفِ جدید کے ۲۲ ویں اور دفترِ اطفال وقفِ جدید کے ۱۴ ویں سال کا اعلان کرتا ہُوں۔ وقفِ جدید ہمارے جماعتی نظام کا نسبتاً ایک چھوٹا شعبہ ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے جاری فرمایا تھا۔ اِس کے کام میں خدا تعالیٰ نے برکت ڈالی۔ اور اس میں وسعت پیدا ہو گئی۔ اس میں شک نہیں کہ وقفِ جدید کا محدود کام ہے۔ لیکن ہر کام کو خوش اسلوبی سے کرنے کے لئے کام کرنے والوں کی اور مال کی ضرورت ہوتی ہے۔ سو اِس ادارہ کو کام کرنے والے مُعلّمین بھی ملنے چاہئیں اور کام میں وسعت کے مطابق اِس کے لئے مالی رقوم بھی مہیّا ہونی چاہئیں۔ اِن دونوں ضرورتوں کو پُورا کرنا جماعتوں کی ذمّہ داری ہے۔

حضور نے فرمایا، وقفِ جدید کا نظام جماعت میں نسبتاً چھوٹی سطح پر ابتدائی تربیت کا فریضہ انجام دینا ہے۔ لیکن یہ نہیں بھُولنا چاہیئے کہ یہ دُنیا تدبیر کی دُنیا ہے۔ اور تدبیر کی دُنیا لازمی طور پر تدریجی ارتقاء کی دُنیا ہوتی ہے۔ اور تدریجی ارتقاء کے عمل میں لازماً ابتدائی باتوں کو بھی اُتنی ہی اہمیّت دینا ضروری ہوتا ہے جتنی اہمیّت بڑی اور اہم باتوں کو دی جاتی ہے۔ اسلام وحشی کو انسان بنانے، انسان کو بااخلاق انسان بنانے اور بااخلاق انسان کو باخُدا انسان بنانے آیا ہے۔ اسلام کی تعلیم میں کوئی بھی ایسی چھوٹی بات اور اُس کے احکام میں کوئی بھی ایسا چھوٹا حکم نہیں ہے جسے چھوٹا سمجھ کر نظرانداز کیا جا سکے۔ سارے ہی احکام پر خواہ وُہ بظاہر چھوٹے ہوں یا بڑے کماحقہٗ عمل کرنا ضروری ہے۔

اِس لحاظ سے وقفِ جدید کی انجمن گو نسبتاً چھوٹی انجمن ہے لیکن ہے بہت ضروری۔ اور یہ بہت اچھا اور مفید کام کر رہی ہے۔ لیکن اس کی افادیت کے پیشِ نظر اس میں وُسعت پیدا کرنی ضروری ہے۔ جماعتوں اور احباب کو کام کرنے والے معلّمین کی تعداد بھی بڑھانی چاہیئے۔ اور وقفِ جدید کے بجٹ کو بھی بڑھانا چاہیئے۔“

(روزنامہ الفضل ۷۹/۱/۶)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے وقفِ جدید کے نئے سال کے آغاز کا اعلان فرمائے جانے کے بعد ہر احمدی کا یہ فرض ہے کہ وُہ اپنے امامِ ہمام کی آواز پر لبّیک کہتے ہوئے اِس میدان میں سبقت لے جانے کی کوشش کرے۔ کیونکہ اِس زمانہ میں خدمتِ اسلام کا بڑا ذریعہ اشاعتِ دین کے لئے چندہ دینا بھی ہے۔ اِس لئے ہر احمدی بھائی کو چاہیئے کہ وُہ نہ یہ کہ خود اِس بابرکت تحریک میں حصّہ لے کر وعدہ لکھوائے بلکہ اپنے افرادِ خاندان اور دوست احباب کو بھی پُر زور تحریک کر کے اِن میں شامل کرنے کی کوشش کرے۔ حضور ایدہُ اللہ تعالیٰ نے جماعت کے بچّے اور بچیوں کو خاص طور پر اِس تحریک کو کامیاب بنانے کی تلقین فرمائی ہے۔ اور یہ بھی فرمایا ہے کہ جماعت کے بچّے اور بچیوں کو وقفِ جدید کا سارا بوجھ اُٹھالینا چاہیئے۔ اِس لحاظ سے احبابِ جماعت اپنے بچّوں کو خصوصی طور پر اِس طرف متوجہ کریں اور اِس تحریک میں جماعت کا ہر بچّہ ضرور حصّہ لے۔ بلکہ بچّے بچیوں کو والدین جو جیب خرچ وغیرہ دیتے ہیں۔ اور بچّے اُن کو فضُول خرچی کر کے خرچ کر دیتے ہیں۔ اُسے جمع کرنے کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ اِس طور پر روزانہ پانچ دس پیسے جمع کرنے کی صُورت بچّے آسانی کے ساتھ اپنے ذمّہ کا چندہ وقفِ جدید ادا کر سکتے ہیں۔ اور بچپن سے ہی اُن کو مالی قُربانی کی عادت پڑ سکتی ہے۔ جو نئی نسل کے لئے بہت ضروری چیز ہے۔

مرکز میں کئی ایسے احمدی گھرانوں کے بارہ میں اطلاع ملتی رہتی ہے کہ اُنہوں نے اپنے بچوّں کے لئے ایک گولک سی رکھی ہوئی ہے۔ اور بچوّں کو اُس میں پیسے جمع کرنے کے لئے کہا جاتا ہے۔ ایک مہینہ یا اُس سے کچُھ دیر کے بعد جب اُسے کھولا جاتا ہے تو کچھ رقم ہو جاتی ہے۔ جسے وُہ مرکز میں اُس بچّے کی طرف سے روانہ کر دیتے ہیں۔ اور یہ بہت اچھی بات ہے۔ ایسا کرنے سے بچّے کو خاص طور پر فضول خرچ کرنے کی عادت نہیں پڑتی ہے۔ جو کہ بچّے کی تربیت کے لئے بہت ضروری چیز ہے۔ اور ایک پنتھ دو کاج والی بات ہو جاتی ہے۔ ایک تو بُری عادت نہیں پڑتی۔ اور دُوسرے اپنے ذمّہ کا چندہ ادا ہو جاتا ہے اور مالی قربانی کی عادت پڑتی ہے۔

پس اب جبکہ حضور ایدّہُ اللہ تعالیٰ نے وقفِ جدید کے نئے سال کے آغاز کا اعلان فرمادیا ہے۔ اور مقامی طور پر احبابِ جماعت پُورے ذوق و شوق سے اِس سلسلہ میں وعدہ جات لکھوا رہے ہیں۔ اور بعض مخلصین نقد ادائیگی بھی کر رہے ہیں تو جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی دیگر جماعتوں کا بھی فرض ہے کہ وُہ اِس طرف اوّلین فرصت میں توجہ دے کر نئے سال کے لئے وعدے لکھوائیں اور جن کو خدا تعالیٰ استطاعت عطا فرمائے وہ ضرور نقد ادائیگی بھی کر دیں۔ کیونکہ جو رقم مرکز پہنچ جاتی ہے اُسے اشاعتِ اسلام اور تبلیغِ احمدیت کے اہم کام میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اور جو وعدہ جات صرف کاغذوں پر ہی رہیں۔ اُن سے وصولی کے بعد ہی فائدہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔ لہذا احبابِ جماعت کو چاہیئے کہ وہ اپنے بچے بچیوں کو بھی ضرور اِس تحریک میں شامل کریں۔ اور اُن کی آئندہ زندگی سنوارنے کے لئے اور اُن کی صحیح تربیت کرنے کے لئے ابھی سے کوشش کریں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ، وقفِ جدید کی اہمیّت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

(آگے دیکھیئے صا۱۱ پر)

خدا کی راہ میں تم کام کرو گے تو خدا تعالیٰ کی نگاہ میں تمہاری عزت پیدا ہو گی اور تم قوم و ملک کیلئے باعثِ فخر بن جاؤ گے

ساری دنیا کی اچھی چیزیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے غلاموں کیلئے پیدا کی گئی ہیں

تم احمدی بچے ہو۔ تمہارا نام اطفال الاحمدیہ ہے۔ پس تم اپنے اس مقام کو یاد رکھو کہ تم اس جماعت کے نونہال ہو جس نے ساری دنیا میں اسلام کو غالب کرنا ہے

تمہیں اپنے دلوں میں یہ عہد کرنا چاہیئے کہ دنیا جو مرضی کہے اور جو مرضی کرے تم ہمیشہ دنیا کے سامنے اسلام کا عمدہ نمونہ پیش کرو گے اور اسلام کی حسین تعلیم کو دنیا کے سامنے پیش کرو گے ۔!!

مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کے سالانہ اجتماع میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور خطاب

مؤرخہ ۲۱ اخاء ۱۳۵۷ ہش بمطابق ۲۱ اکتوبر ۱۹۷۸ء بعد دوپہر اطفال الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو روح پرور خطاب فرمایا تھا اُس کا مکمل متن ماہنامہ رسالہ "تشحیذ الاذہان" نومبر۔ دسمبر ۷۸ء کے شمارہ میں شائع ہوا ہے جو قارئین بدر اور جماعت کے نونہالوں کے روحانی استفادہ اور تربیت کی غرض سے ذیل میں درج کیا جا رہا ہے ——————— (ادارہ بدر)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا :۔

" نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ بچہ بچہ ہی ہوتا ہے خواہ وہ کسی مسند پر بیٹھا ہوا ہو۔ بعض اطفال نے اس وقت میرے سامنے جو حرکتیں کی ہیں انہیں دیکھ کر۔ مجھے یہ حدیث یاد آگئی اور میں اس کا ذکر بچوں کو سمجھانے کے لئے کرنا چاہتا ہوں، اُن پر غصّہ کا اظہار نہیں کرنا چاہتا۔

خدا تعالےٰ نے ہر بچہ میں بڑی قوت اور طاقت رکھی ہے اور صلاحیّت پیدا کی ہے تاکہ اگر اس کی صحیح نشوونما ہو جائے تو وہ علم میں آگے بڑھے۔ مہارت میں آگے بڑھے۔ دنیا میں آگے بڑھے۔ چنانچہ اگر دین کی خدمت کا جذبہ پیدا ہو تو ہمارے اطفال ساری دنیا سے آگے نکل سکتے ہیں۔ لیکن عملاً ساری دنیا سے پیچھے ہیں۔ میں نے یورپ میں بھی بچے دیکھے ہیں۔ ان کو دین کا تو کچھ پتہ نہیں۔ دنیوی لحاظ سے بھی اب ان میں کچھ کمزوری آتی جا رہی ہے۔ لیکن بڑی محنت سے پڑھنے والے ہوتے ہیں۔ دسویں میں پڑھنے والا بچہ چوٹی کے فلاسفروں کی باتوں کو سمجھ لیتا ہے مثلاً کانٹ ان کا مشہور فلاسفر ہے۔ اس کے فلسفہ کی موٹی موٹی باتیں بچوں کو سمجھا دی جاتی ہیں۔ بعض لوگوں نے اس موضوع پر سادہ زبان میں کتابیں بھی لکھی ہیں۔ لیکن یہاں بی۔اے کے طالب علم کو بھی ان باتوں کا پتہ نہیں ہوتا۔

ہم یہ چاہتے ہیں

کہ بڑے بڑے علماء کو دین کی باتوں کا پتہ ہو نہ ہو، ہمارے بچوں کو ضرور ہو۔ اس لئے یہ امر نہایت ضروری ہے کہ ہمارے اطفال کے کان میں ضرور دین کی باتیں پڑنی چاہئیں۔ ابھی ابھی میں لجنہ اماء اللہ کے اجتماع سے تقریر کر کے آ رہا ہوں۔ لجنہ کے اجتماع میں شامل ہونے والی مستورات میں سے کچھ تو اطفال کی مائیں ہوں گی۔ کچھ بہنیں ہوں گی اور کچھ رشتہ دار عورتیں ہوں گی۔ وہ اُنہیں بتائیں گی کہ میں نے بچوں کے بارہ میں ان سے کیا کہا ہے۔ وہ بچوں سے کس قسم کا سلوک کریں اور ان کی کس طرح تربیت کریں۔

موجودہ تہذیب دنیا میں یورپ ہے امریکہ ہے جو اپنے آپ کو بہت ترقی یافتہ کہتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ وہ علم و عمل میں دنیا سے بہت آگے نکل گئے ہیں۔ لیکن

اے میرے پیارے بچو!

وہ تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔ تمہیں پتہ ہے وہ کیوں انتظار کر رہے ہیں؟ اس لئے کہ وہ کہتے ہیں کہ اُن کی عقلیں تو ہو گئیں ناکام۔ اب اُن کی عقلوں کو روشنی اور جِلاء دینے کے لئے دینِ اسلام کی ضرورت ہے۔ اس لئے آج جو بچے ہیں اگلے آٹھ دس سال میں اُن کو خوب دین کا علم سکھا کر اُن کے پاس بھیجیں تاکہ وہ ان کے مسائل جن کو ان کی عقلیں سلجھا نہیں سکیں، وہ جا کر دین کی تعلیم کی روشنی میں سمجھائیں کہ کس طرح وہ اپنے مسائل کو حل کریں۔

پس وہ لوگ تو تمہاری انتظار میں ہیں اور تم نے اگر اس طرف توجہ نہ دی تو پھر یہ مسئلہ کس طرح پُر ہو گا۔ تم میں کچھ بچے توجہ دینے ہوں گے اور کچھ توجہ نہیں دیتے ہوں گے۔ میں نے ایسے کم عمر احمدی بچے یہاں بھی اور یورپ میں بھی دیکھے ہیں جو نماز فر فر سُناتے ہیں۔ پیرس میں ایک مسلمان کہنے لگا میں تو دیکھتا ہوں بڑے بڑے لوگوں کو کلمہ بھی ٹھیک طرح نہیں آتا۔ نماز کے معنے نہیں آتے۔ وہ جس آدمی سے بات کر رہا تھا وہ اتفاقاً احمدی تھا۔ اُس نے ایک احمدی بچے کو بلایا اور اُس سے کہا کلمہ سناؤ۔ نماز سناؤ۔ اُس نے سنانا شروع کر دیا۔ وہ حیران ہو کر کہنے لگا اچھا، اِس قسم کے بچے بھی ہیں دُنیا میں! اُس نے کہا ہاں یہ احمدی بچہ ہے تو پھر اُسے پتہ لگا کہ وہ احمدی بچے سے باتیں کر رہا ہے۔

غرض

تم صرف بچے نہیں ہو

تم احمدی بچے ہو۔ تم اس بات کو یاد رکھو۔ اگر میں یہ بات تمہیں سمجھانے میں کامیاب ہو جاؤں تو میں سمجھوں گا کہ آج میرے یہاں آنے کا مقصد پورا ہو گیا۔ جب میں یہ کہتا ہوں کہ تم صرف بچے نہیں تو میرا مطلب یہ ہوتا ہے کہ بچے تو جانوروں کے بھی ہوتے ہیں۔ لیکن تم جانور کے بچے نہیں ہو۔ تم انسان کے بچے ہو۔ پھر انسان کے بچوں میں بھی فرق ہوتا ہے۔ مثلاً ایک شخص دہریہ ہے اور خدا کو نہیں مانتا۔ تم دہریے کے بچے بھی نہیں ہو۔

تم احمدی بچے ہو

تمہارا نام اطفال الاحمدیہ ہے۔ پس تم اپنے اس مقام کو یاد رکھو کہ تم اُس جماعت کے نونہال ہو جس نے ساری دُنیا میں اسلام کو غالب کرنا ہے اس لئے جو کام ایک احمدی بچے کو کرنا چاہیئے وہ تم نے کرنا ہے۔ جو کلمہ خیر ایک احمدی بچے کو بولنا چاہیئے وہ تمہاری زبان سے نکلنا چاہیئے۔ اور جو بات ایک احمدی بچے کو سوچنی چاہیئے وہ تمہیں سوچنی چاہیئے۔

پس جب میں کہتا ہوں کہ تم احمدی بچے ہو تو تمہارا عمل، تمہاری گفتگو اور تمہاری سوچ احمدیت کی تعلیم کے مطابق ہونی چاہیئے۔ تمہارا کام کرنا۔ بولنا اور سوچنا قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق ہونا چاہیئے۔

قرآن کریم ایک بڑی عظیم کتاب ہے

یقیناً بہت ہی عظیم ہے۔ تمہارے دماغوں میں تو بوجہ بچپن اس کی عظمت آ نہیں سکتی وہ تو اتنی عظیم کتاب ہے کہ اس کی عظمت کا ہمارے دماغ بھی احاطہ نہیں کر سکتے قرآن کریم اتنی عظیم کتاب ہے کہ اس کے متعلق خود اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان فرمایا:۔

تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ

قیامت تک کے مسائل کو حل کرنے کے علوم اس کے اندر موجود ہیں۔ پس جن مسائل کا ہمیں پتہ ہی نہیں اور دو سو سال کے بعد جو مسئلہ لوگوں کے سامنے آئے گا اُس کا حل تو اگرچہ موجود ہے لیکن وہ مسئلہ اور اس کا حل ہمارے ذہن میں اس وقت نہیں آ سکتا۔ لیکن

یہ وہ زمانہ ہے

جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے علم پاکر قرآن کریم کی ایسی تفسیر بیان فرمائی ہے جس میں قرآن کریم کے ذریعہ مسائل کو حل کرنے کی تفصیلی رہنمائی یا اجمالی اشارے موجود ہیں۔ ویسے قرآنی علوم کا انکشاف زمانہ میں آہستہ آہستہ ہوتا رہا ہے۔ جس طرح تم نے اپنی ماں کی گود سے نکل کر پہلے گھٹنوں کے بل چلنا شروع کیا۔ پھر تم نے قدم قدم چلنا شروع کیا۔ پھر تم نے اپنے صحن کے اندر کدکڑے مارے۔ پھر تمہیں سکول میں داخل کر دیا گیا۔ پھر تم سات سال کی عمر میں اطفال الاحمدیہ کی تنظیم میں شامل ہوگئے۔ اور آج تم میرے سامنے بیٹھے ہو۔ یہ ایک حرکت ہے جو ترقی پر دلالت کرتی ہے۔ یہ ایک الگ مسئلہ ہے کہ ہر دن جو چڑھتا ہے اس سے گویا تمہاری زندگی کا ایک دن بڑھ گیا اور تمہاری عمر کا ایک دن کم ہوگیا۔ اگر ہم یہ فرض کریں کسی کی عمر سو سال ہے تو ہر آنے والا کل بظاہر اس کی زندگی کو بڑھا رہا ہوتا ہے لیکن فی الحقیقت آج کی نسبت اس کی عمر کا ایک دن کم ہو رہا ہوتا ہے۔ پس

وقت گزر رہا ہے کام بہت سے کرنیوالے ہیں

اس لئے اسلام یہ نہیں کہتا کہ تم کھیلو نہیں یا ہنسو نہیں۔ اسلام کہتا ہے کھیلنے اور ہنسنے کے وقت خوب کھیلو اور ہنسو۔ دو طرح سے لوگ ہنستے ہیں۔ ایک یہ کہ مثلاً گاؤں میں بچے ایک دوسرے کو گالی دے کر ہنستے ہیں۔ یہ تو ہنسنے کی بات نہیں۔ بداخلاقی کا مظاہرہ کر کے خود ہی ہنستے چلے جانا یہ تو ٹھیک نہیں۔ یہ تو ایسے ہی ہے کہ کوئی کہے میں تو اتنا بُرا ہوں۔ میں کسی کو گالی دیتا ہوں اور خود ہی قہقہہ مار کر ہنس پڑتا ہوں۔ یہ تو جنون کی کیفیت ہے یا جہالت کی کیفیت ہے۔ اسلام کہتا ہے تم ہنسو لیکن ہنسنے کی جگہ ہنسو۔

ہم پر خدا تعالیٰ کے بڑے احسان ہیں

جب ہم خدا تعالیٰ کا پیار دیکھتے ہیں تو ہمارے چہرے پر مسکراہٹ آجاتی ہے جیسے خوبصورت پھول کو دیکھ کر چہرے پر مسکراہٹ پھیل جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ کا یہ نشان دیکھ کر کہ وہ ہمیں کھانے کو دیتا ہے ہم اس خدا کا شکر ادا کرتے اور مسکراتے ہوئے کھاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں کھانا ہضم کرنے کی توفیق دیتا ہے۔ ہمارا جسم مضبوط ہو جاتا ہے۔ ہمارے دماغ مضبوط ہو جاتے ہیں۔ پھر ہم علم کے میدان میں بڑے بڑے لوگوں کا مقابلہ کرتے ہیں۔ گو بحیثیت مجموعی ہماری قوم دُنیا کی دوسری ترقی یافتہ اقوام کا علم کے میدان میں کماحقہ مقابلہ نہیں کر سکتی۔ لیکن جماعت احمدیہ کے باہر بھی اور جماعت احمدیہ میں بھی حالانکہ تعداد میں تھوڑی سی جماعت ہے، بہت سے ایسے بچے ہوتے ہیں جو ذہین ہوتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے ایسے بچوں پر بھی اور ہم پر بھی کہ انہیں اتنی عقل دی اور علم دیا اور اُن کو یہ توفیق عطا کی کہ وہ اپنے علم سے فائدہ اُٹھائیں اور وقت ضائع نہ کریں۔ لیکن

کھیلنا بھی ضروری ہے

اور ورزش بھی ضروری ہے۔ اس لئے تم سیر کرو۔ غلیل سے فاختہ کا شکار کر کے بڑا مزہ دار گوشت کھاؤ تمہیں کون منع کرتا ہے۔ مزے کرو۔ یہ جائز مزے ہیں۔ ان سے اسلام نے نہیں روکا۔ یہ چیزیں تمہارے لئے پیدا کی گئی ہیں۔ ساری دُنیا کی اچھی چیزیں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے غلاموں کے لئے پیدا کی گئی ہیں اسی لئے ایک روایت میں آپ کے متعلق کہا گیا ہے:۔

لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ

کہ اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش مقصود نہ ہوتی یعنی خدا تعالیٰ کے علم کامل میں اور منصوبہ باری تعالیٰ میں نہ ہوتا کہ خدا نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسا انسان پیدا کرنا ہے تو یہ دُنیا پیدا نہ کرتا۔ گو آپ اس دنیا کی سب چیزوں سے فائدہ نہ اُٹھا سکے اس لئے کہ آپ نے ایک مدت تک عمر پائی اور اس کے بعد آپ کا وصال ہوگیا۔ اب جو لوگ آپ کے نقش قدم پر چلتے ہیں اور آپ سے پیار کرنے والے ہیں اور آپ کے مخلص فدائی ہیں۔ میرا یہ پختہ عقیدہ ہے کہ دُنیا کی ہر اچھی چیز محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے طفیل اُن کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ بعض چیزیں مسلمان فدائی کو ملتی ہیں اور بعض نہیں ملتیں تو ان کا ثواب لکھا جاتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے تم پر اتنا بڑا احسان کیا۔ عقل دے دی۔ بعض بچے اپنی عقل ضائع کر دیتے ہیں۔ نہ پڑھنے والوں کی مجلس میں شامل ہو جاتے ہیں۔ اور اپنا وقت اور اپنی صلاحیت ضائع کرتے ہیں۔ وہ بڑا ظلم کرتے ہیں۔ اپنے نفس پر بھی اور اپنی قوم پر بھی۔ کیونکہ ترقی کرنے والے جتنے بچے قوم میں پیدا ہوں گے۔ اتنی ہی قوم زیادہ ترقی کرے گی

دو سال کی بات ہے

ہمارا ایک لڑکا ایم ایس سی فزکس میں یہاں اوّل آیا۔ اس نے اتنے نمبر لئے کہ لوگ حیران تھے اس کا ریکارڈ کون توڑے گا۔ وہ پی ایچ ڈی کرنے کے لئے انگلستان گیا۔

انگریزوں میں بڑا تکبّر پایا جاتا ہے انہوں نے کہا ہم تمہیں پی ایچ ڈی کلاس میں نہیں لینا کیونکہ تم پاکستان سے آئے ہو۔ وہاں تو کوئی اچھی طرح پڑھاتا نہیں اس لئے تم پہلے ایم ایس سی کرو پھر تمہیں پی ایچ ڈی میں داخل کریں گے۔ یہ ۱۹۷۶ء کی بات ہے۔ اتفاقاً میں بھی اُن دنوں وہیں تھا۔ جماعت ہی اس کو پڑھا رہی تھی۔ کیونکہ ہمارا کوئی ذہین بچہ ایسا نہیں جسے جماعت چھوڑ دیتی ہو کہ وہ خراب ہو جائے ہم اُسے خدا تعالیٰ کے فضل سے سنبھال لیتے ہیں۔ چنانچہ وہ میرے پاس آیا اور کہنے لگا آپ نے مجھے کہا تھا پی ایچ ڈی کرو لیکن یہ لوگ کہتے ہیں پہلے ایم ایس سی کرو مجھے بتائیں میں کیا کروں۔ میں نے کہا تم ایم ایس سی میں داخل ہو جاؤ۔ چنانچہ وہ دوبارہ ایم ایس سی میں داخل ہوگیا۔ ابھی چند ماہ ہی گزرے تھے کہ یونیورسٹی کہنے لگی نہیں تیرا علم بڑا ہے تم پی ایچ ڈی کرلو۔ وہ پی ایچ ڈی میں داخل ہوگیا۔ اور وہ پی ایچ ڈی جسے انگریز لڑکے تین تین چار چار سال میں کرتے ہیں اس نے دو سال میں کرلی۔ اور ابھی اس کا نتیجہ نہیں نکلا تھا کہ آکسفورڈ اور کیمبرج جیسی بڑی بڑی یونیورسٹیاں اس کو لیکچر دینے کے لئے بلاتی ہیں۔

پیارے بچو!

تم میں سے ہر ایک بچہ اگر چاہے تو ایسا بن سکتا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ نے تمہیں صلاحیت دی ہے تو اُسے ضائع نہ کرو۔ اگر تم اپنی ذہانت سے پُورا پُورا فائدہ اُٹھاؤ گے تو کوئی کسی لائن میں آگے نکلے گا اور کوئی کسی لائن میں آگے

سکو گا۔ پھر اُس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمہارے حصے میں خوشیاں آئیں گی۔ اس وقت جو تمہاری خوشیاں ہیں بچپن کی وجہ سے اُن خوشیوں کے معنے بھی تمہیں نہیں آتے۔ لیکن اگر عملی میدان میں دوسروں سے آگے نکلو گے تو اس سے جو خوشیاں حاصل ہوں گی وہ کہیں زیادہ اچھی ہوں گی۔ اُن سے تمہارے خاندان کا نام بلند ہوگا۔ تمہارے مالی حالات اچھے ہو جائیں گے۔ دُنیا میں تمہارے لئے ایک عزت کا مقام پیدا ہو جائے گا۔ خدا کی راہ میں تم کام کرو گے تو خدا تعالیٰ کی نگاہ میں تمہاری عزت پیدا ہوگی۔ اور تم قوم اور ملک کے باعث فخر بن جاؤ گے۔ تمہارے والدین ہمیشہ تمہارے لئے دُعائیں کرتے ہیں اب تم ان کو یہ بدلہ دو گے کہ وہ بھی فخر کریں کہ اُن کے بچے ایسے نیک نکلے ہیں جنہوں نے اپنے اوقات کو ضائع نہیں کیا بلکہ اپنے اوقات کو صحیح مصرف میں لائے ہیں۔

پس جیسا کہ میں نے کہا ہے اسلام کوئی پوستیوں کا مذہب نہیں۔ اسلام تو انسان کا مذہب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو جسم دیا ہے جسمانی طاقتیں دی ہیں۔ جسمانی طاقت کو قائم رکھنے کے لئے اچھا اور متوازن کھانا ہے۔ جو اس کے لئے مہیا کیا ہے قرآن کریم نے کہا ہے کہ

ہر چیز میں توازن ہونا چاہیئے

اس لئے ہماری غذا متوازن ہونی چاہیئے۔ اب آج کی دُنیا میں سائنس دانوں نے بڑے فخر سے کہا ہے کہ انہوں نے متوازن غذا کا اصول بنایا ہے۔ حالانکہ قرآن کریم نے چودہ سو سال پہلے سے میزان کا قانون بنایا ہوا ہے۔ اور ہدایت دی ہے کہ اس کے مطابق کھانا کھاؤ اور ہضم کرنے کی کوشش کرو۔ آخر جسم میں طاقت اور جان ہوگی تو عقل بھی تعلیم کا بوجھ اُٹھائے گی۔

میں نے دیکھا ہے میں کالج میں پڑھاتا رہا ہوں۔ بڑی دیر کی بات ہے ایک طالب علم جس نے بی اے کا امتحان دینا تھا اُس کے چہرے پر داغ پڑے ہوئے تھے اور ایسے داغ صحت کی کمزوری کی وجہ سے پڑ جاتے ہیں۔ مجھے اپنے آپ پر بڑا غصہ آیا یہ سوچ کر کہ میں نے اس کا خیال نہیں رکھا۔ چند مہینوں کے بعد اس کا امتحان ہے اس کو کھانے کے لئے حسب ضرورت نہیں ملا اس لئے کمزور ہو گیا ہے۔ میں اُن دنوں کھلاڑیوں کو مختلف شکلوں میں سویابین کھلایا کرتا تھا۔ لیکن جو طالب علم محنت کرنے کی وجہ سے کمزور ہوتے تھے ان کی طرف میری توجہ نہیں گئی تھی۔ چنانچہ میں نے پھر محنتی طلباء کے لئے بھی سامان کیا۔ اور جب اُس لڑکے کو میں نے سویابین دی جو بڑی اچھی چیز ہے تو دس پندرہ دن کے بعد میں نے دیکھا کہ اس کے چہرے پر صحت کی سُرخی آگئی۔ ایسی صورت میں طالب علم چاہے سولہ گھنٹے روزانہ پڑھے اس کو کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔ لیکن اگر صحت ٹھیک نہیں ہوگی تو زیادہ پڑھائی نہیں کر سکے گا۔

پھر اسی طرح

توجہ بڑی ضروری ہے

اگر توجہ نہ ہو مثلاً اطفال الاحمدیہ کے اس اجتماع میں بچے بیٹھے ہیں اگر کسی کی توجہ اِدھر اُدھر ساتھیوں کی طرف ہو تو وہ میری بات نہیں سُن سکے گا۔ جب سُنے گا نہیں، تو اُسے یاد نہیں رکھے گا۔ جب یاد نہیں رکھے گا تو اس سے فائدہ نہیں اُٹھا سکے گا۔ یہ ایک موٹی بات ہے۔ یہ کوئی فلسفہ تو نہیں کہ بچوں کی سمجھ میں نہ آسکے۔ پس توجہ کو قائم رکھنے کے لئے بھی اپنی طاقت اور صحت اچھی ہونی چاہیئے۔

پھر

اخلاق اچھے ہونے چاہئیں

اخلاقی لحاظ سے تمہیں نہایت عمدہ نمونہ دکھانا چاہیئے۔ ایسا عمدہ نمونہ کہ دُنیا دیکھے اور حیران ہو کہ اچھا یہ احمدی ہے۔ اس کے اتنے اچھے اخلاق ہیں! اسلام امن اور آشتی کا مذہب ہے۔ اسلام ہمدردی اور خیر خواہی کا مذہب ہے۔

اسلام خدمتِ خلق کا مذہب ہے

اسلام پیار اور محبت کا مذہب ہے۔ اسلام نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ کسی آدمی سے دشمنی نہیں کرنی۔ ہر ایک کی خیر خواہی کرنی ہے۔ وہ چاہے جو مرضی کرتا رہے تم میں سے اکثر بچے ایسے ہوں گے جن کو پتہ نہیں کہ ۱۹۷۴ء میں جماعت احمدیہ پر کیا حالات گزر رہے تھے۔ تاہم ایسے بچے بھی موجود ہیں جن کو پتہ ہے کہ میں نے اُس وقت جماعت سے یہ کہا تھا کہ جو بھی حالت تم پر گزرے تم نے کسی پہ غصہ نہیں کرنا۔ بلکہ ہنستے رہنا ہے اور دُعائیں کرتے رہنا ہے۔ جماعت احمدیہ خدا کی ایسی پیاری جماعت ہے۔ یہ جو تمہارے بڑے ہیں، تمہاری طرح بچے تھے۔ لیکن انہوں نے نیکی کی باتیں سُن سُن کر ایسا اچھا نمونہ دکھایا کہ ہمارے مخالفین حیران ہو گئے اور یہ باتیں کرتے ہوئے سُنے گئے کہ یہ عجیب قوم ہے۔ ہم ان کو دُکھ پہنچا رہے ہیں اور یہ ہیں کہ ان کے چہرے پر غصے اور دشمنی کا کوئی اثر نہیں مخالفتوں میں بھی وہ ہنستے اور مسکراتے رہے اور دُعائیں دیتے رہے۔

اُن ہی دنوں میں ایک دفعہ

ہمارے دو مبلغین

کو ۲۵۔ ۳۰ آدمیوں نے اتنا مارا کہ اُن کا مُنہ سوج گیا اور ان کی گردن فٹ بال کی طرح موٹی ہو گئی۔ ان میں سے ایک میرے پاس آیا۔ میں نے کہا دیکھو! میں کہا کرتا ہوں مُسکراتے رہو۔ اب بھی میں تمہیں کہتا ہوں مُسکراتے رہو۔ تم ایک بات یاد رکھو جو ورم تمہاری گردن اور چہرے پر ہے یہ ۴۸ گھنٹے کے اندر اندر دُور ہو جائے گا۔ لیکن جو خوشی ہمیں خدا نے پہنچائی ہے وہ تو ہمیشہ قائم رہنے والی ہے۔ ہمیں خدا نے یہ کہا ہے کہ

تم خوش ہو

اور اس لئے خوش ہو کہ اسلام کی تازگی اور اُس کے غلبہ کے دن آگئے ہیں۔ تو اگر یہ بشارت موجود ہے اور اسلام کی تازگی اور غلبہ کے دن آچکے ہیں تو پھر ہم خواہ مخواہ روئیں اور منہ کیوں بسوریں۔ پھر ہمیں کس بات کا غم اور کس چیز کا غصہ۔ ہم تو اسی طرح مُسکرائیں گے جس طرح خوشی کے وقت مُسکراتے ہیں۔ خیر میں نے اس کو تسلی دی اور وہ چلا گیا لیکن اس نوجوان مبلغ کے ذہن پر اتنا اثر تھا کہ گھڑی دیکھ کر پُورے ۴۸ گھنٹے کے بعد میرے پاس آیا اور کہنے لگا میں اس لئے ملنے آیا ہوں کہ آپ دیکھ لیں آپ نے کہا تھا کہ تمہاری ورم ۴۸ گھنٹے کے اندر دُور ہو جائے گی۔ اب دیکھ لیں نہ میرے چہرے پر ورم باقی ہے اور نہ میری گردن پر۔ میں نے کہا بس ٹھیک ہے۔ چھلانگیں مارو۔

اُچھلو اور خوش ہو

ہم اس لئے خوش نہیں کہ ہماری جیبیں خدا تعالیٰ نے نوٹوں سے بھر دی ہیں جو چوری بھی ہو جاتے ہیں اور گم بھی ہو جاتے ہیں۔ جن سے ہم غلط چیزیں بھی خرید لیتے ہیں۔ بعض دفعہ ہم سڑی ہوئی چیزیں خرید لیتے ہیں اور بیمار ہو جاتے ہیں۔ نوٹ کا تو کوئی قصور نہیں آپ جہاں خرچ کرنا چاہیں چل جائے گا۔ اس میں تو عقل نہیں۔ لیکن جو خوشی ہمارے خدا نے ہمیں پہنچائی ہے وہ تو یہ ہے کہ

اسلام کی تروتازگی

اور خوشحالی اور اُس کے غلبہ کے دن آگئے ہیں اس لئے ہم خوش ہیں اور جب تک ساری دُنیا اسلام کے اندر داخل نہیں ہو جاتی، ہماری یہ خوشیاں اسی طرح رہیں گی اور جو بشارت ہے وہ عمل میں آہستہ آہستہ بدل رہی ہے۔ ساری دُنیا نے مسلمان ہونا ہے۔ لیکن ایک دفعہ ہی ساری دنیا نے مسلمان نہیں ہونا۔ اب ایک محتاط اندازہ کے مطابق جماعت احمدیہ اپنی کوششوں سے مغربی افریقہ میں ۵ لاکھ سے زیادہ عیسائیوں کو مسلمان بنا چکی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس پر دُنیا حیران ہو رہی ہے۔ پس خدا تعالیٰ نے یہ جو کہا تھا کہ

غلبۂ اسلام کے دِن ہیں

اور مہدی کو اس غرض کے لئے بھیجا ہے اور جماعت احمدیہ کو اس کام کے لئے قائم کیا ہے۔ خدا کا یہ وعدہ پُورا ہونا شروع ہو گیا ہے۔ اسلام کے غلبہ کے آثار دکھائی دینے لگ گئے ہیں۔

ایک وہ وقت تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٔ مسیحیت

ہمدردیت سے۔ چند سال پہلے عیسائیوں نے یہ اعلان کرنے شروع کر دیئے تھے کہ وہ ساری دنیا پر چھا جائیں گے۔ ان کا ایک خطرناک اعلان یہ تھا کہ نعوذ باللہ وہ وقت قریب ہے جب خانہ کعبہ پر خداوند یسوع مسیح کا جھنڈا لہرائے گا اور ایک پادری نے تو یہاں تک کہدیا تھا کہ ہندوستان میں اگر کوئی شخص یہ خواہش کرے گا کہ مرنے سے پہلے کسی مسلمان کا چہرہ تو دیکھ لے تو اس کی یہ خواہش پوری نہیں ہوگی۔ گویا ہندوستان میں کوئی ایک مسلمان بھی نہیں رہے گا۔ سب کے سب عیسائی ہو جائیں گے ان دعووں کی گونج کے اندر

خدا کے اس شیر نے

اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اس روحانی فرزند نے کھڑے ہو کر یہ دعویٰ کیا کہ میں تم پر غالب آؤں گا خدا کے نام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمہ کو بلند کرتے ہوئے۔ اور اب یہ حال ہے کہ میں نے اپنے حالیہ دورہ یورپ میں پہلی دفعہ بتایا کہ ہم خدا تعالیٰ کے فضل سے پانچ لاکھ سے زیادہ عیسائی صرف مغربی افریقہ میں مسلمان بنا چکے ہیں۔ وَلَا فَخْرَ۔ اس میں ہمارا کوئی فخر نہیں۔ خدا تعالیٰ کی مہربانی ہے۔ تو جب میں یہ کہتا تھا تو لوگوں کے منہ سے بات نہیں نکلتی تھی وہ تو اس گھمنڈ میں تھے کہ ہندوستان میں کوئی مسلمان نہیں رہے گا۔ اور خانہ کعبہ پر نعوذ باللہ مسیح کی الوہیت یعنی شرک کا جھنڈا لہرانے میں وہ کامیاب ہو جائیں گے۔ یعنی جو کام محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے کیا تھا۔ اور خانہ کعبہ میں رکھے ہوئے بتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا تھا اور اُسے ہمیشہ کے لئے شرک سے پاک کر دیا تھا، اُس مشن میں عیسائی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ناکام کر دیں گے اور شرک یعنی الوہیت مسیح کا جھنڈا وہاں لہرائیں گے! خدا تعالیٰ نے اپنے

وعدوں کے مطابق

اور بشارتوں کے مطابق مسیح اور مہدی کو امت محمدیہ میں پیدا کر دیا۔ وہ اکیلا تھا غیروں نے تو کیا اپنوں نے بھی اُسے نہیں پہچانا مگر اُس نے کہا خدا تعالیٰ مجھ سے ہمکلام ہوتا ہے۔ خدا کہتا ہے تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ دنیا نے مختلف پہلوؤں سے دنیا کے مختلف کنارے بنائے ہیں اور اُن کے نام بھی رکھے ہوئے ہیں۔ مثلاً انگلستان کے جنوب مغرب میں ایک چھوٹا سا کونہ ہے جہاں زمین تنگ ہوتے ہوتے ایک نقطہ سا بن کر رہ گئی ہے۔ اس کو وہ انگریزی میں

LAND,S END

یعنی زمین کا کنارہ کہتے ہیں۔ چنانچہ انگلستان میں آواز پہنچ گئی۔ اور اب تو وہاں مسیح کی صلیبی موت سے نجات پر جو کانفرنس ہوئی ہے اس سال جون کے شروع میں اس کا اتنا زبردست اثر ہوا ہے کہ اس نے عیسائی دنیا کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ اب عیسائی دنیا میں یہ احساس دن بدن پیدا ہو رہا ہے کہ وہ اپنے مسائل کو حل کرنے میں ناکام ہو گئے ہیں اُن کی زندگی ناکام زندگی بن کر رہ گئی ہے اور یہ کہ وہ دن بدن ہلاکت کی طرف جا رہے ہیں۔ اب وہ کہتے ہیں کہ تم ہمیں دین اسلام سکھاؤ۔ کون اُن کو اسلام سکھائے۔ ایک آدمی۔ دس آدمی یا سو آدمی تو سارے یورپ کے ہر شہر میں جا کر اسلام نہیں سکھا سکتے۔

تم جو میرے سامنے بیٹھے ہو

تم میں سے وہ آدمی نکلنے چاہئیں جو دین سیکھیں اور اس نیت سے سیکھیں کہ دنیا کے کونے کونے میں جائیں گے۔ اسلام کی تبلیغ کریں گے۔ توحید کی تبلیغ کریں گے۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و احسان کو دنیا کے سامنے پیش کریں گے۔ قرآن کریم کی تعلیم اتنی پیاری ہے کہ اس سے غیر مسلم بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔

سنہ ۶۷ کی بات ہے

یورپ کے دورہ میں میں لندن گیا۔ وہاں ایک چھوٹے سے بہت احمدی بننے تھے۔ انہوں نے کہا ہمارے پاس آئیں۔ چنانچہ میں وہاں چلا گیا۔ وہاں انہوں نے ایک لیکچر کا بھی پروگرام بنایا ہوا تھا۔ اس میں غیر مسلم بھی آئے ہوئے تھے جن کا مختلف مذاہب سے تعلق تھا۔ مجھے خیال آیا اچھا موقع ہے میں اسلام کا تعارف کرا دیتا ہوں۔ میں نے اس وقت مضمون ہی یہ چُنا۔ چنانچہ میں نے کھڑے ہو کر کہا۔ تم اسلام پر ایمان نہیں لاتے لیکن پھر بھی اسلام تمہارا خیال رکھتا ہے۔ میں نے اس کے متعلق سات آٹھ مثالیں دیں۔ میں نے کہا تم قرآن کو نہیں مانتے لیکن قرآن کہتا ہے مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ تمہارے (غیر مسلموں کے) جذبات کا بھی خیال رکھیں۔ تم قرآن کریم کو نہیں مانتے لیکن قرآن کہتا ہے کہ جس طرح مسلمان پر افتراء نہیں کرنا اور جھوٹ نہیں بولنا۔ اسی طرح غیر مسلم کے خلاف بھی جھوٹ نہیں بولنا۔ تم قرآن کریم پر ایمان نہیں لاتے لیکن قرآن کریم کہتا ہے جس طرح مسلمان کا مال ناجائز طور پر نہیں کھانا اسی طرح غیر مسلم کا مال بھی ناجائز طور پر نہیں کھانا۔ میں نے مختصراً دو تین تین منٹ میں یہ باتیں بتائیں تو وہ میرے پیچھے پڑ گئے کہ ہمارے ہاں آکر ہماری عبادت گاہ میں بھی تقریر کریں۔ لیکن چونکہ پہلے سے پروگرام بنا ہوا تھا اس لئے میرے پاس وقت نہیں تھا۔ میں نے کہا مجبوری ہے بعد میں کسی وقت فرصت ملی تو تقریر کروں گا۔ غرض قرآن کریم نے اتنا احسان کیا ہے بنی نوع انسان پر کہ شرک کے خلاف تو تعلیم دی۔ خانہ کعبہ کے بتوں کو توڑا گیا۔ لیکن تعلیم یہ دی کہ تم نے بتوں کو گالی نہیں دینی اب بُت تو پتھر یا لکڑی کا بنا ہوتا ہے۔ اُسے کوئی گالی دے تو چونکہ اس کے اندر کوئی احساس اور زندگی نہیں۔ وہ تو ایک بے جان چیز ہے اُسے کیا دُکھ پہنچے گا۔ مطلب یہ تھا کہ بُت پرست کے جذبات کو ٹھیس نہ پہنچاؤ۔ تم ان کو پیار سے سمجھاؤ۔ شرک کے خلاف اور توحید کے حق میں تعلیم بتاؤ۔ شرک کے نقائص بتاؤ لیکن اُن کے بتوں کو گالیاں نہ دو تاکہ بُت پرستوں کے جذبات کو ٹھیس نہ پہنچے۔

پس تم بچے ہو۔ لیکن مجھے تم بچے نظر نہیں آتے۔ تم تو کل کے جوان ہو۔

تم تو مستقبل کے اسلام کے پہلوان ہو

پس اس نہج پر تمہاری تربیت ہونی چاہیئے۔ اور تمہیں اپنے دلوں میں یہ

عہد

کرنا چاہیئے کہ دنیا جو مرضی کہے اور جو مرضی کرے تم ہمیشہ دنیا کے سامنے اسلام کا عمدہ نمونہ پیش کرو گے اور اسلام کی حسین تعلیم کو دنیا کے سامنے پیش کرو گے۔ یہ تمہیں میری نصیحت ہے۔ اس کو ہمیشہ یاد رکھو۔ اور اب اسی کے ساتھ میں آپ سے رخصت ہوتا ہوں۔"

درخواستہائے دعا

محترم سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب پسر حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب رضؓ آف سکندرآباد کے متعلق اخبار بدر میں دعا کے لئے اعلان کیا گیا تھا کہ موصوف کی شنوائی کے بحال ہونے کے لئے دعا فرمائی جائے۔ اب معلوم ہوا ہے کہ سیٹھ صاحب موصوف کی شنوائی کسی قدر بحال ہو گئی ہے فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ موصوف کے اندر تبلیغ کا بہت جذبہ پایا جاتا ہے۔ احباب جماعت سے مکرر درخواست ہے کہ ان کی کامل صحت اور کام کرنے والی لمبی عمر پانے کے لئے دعا فرمائیں۔

۲- مکرم شیخ مسعود احمد صاحب انیس حال مقیم سکندرآباد اپنی پریشانیوں کے ازالہ اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے تمام احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ احباب موصوف کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ (ایڈیٹر بدر)

۳- میرے چچا جان مکرم قریشی محمد اکمل صاحب (افضل برادرز گولبازار ربوہ) کچھ عرصہ سے معدے میں تکلیف کی وجہ بیمار ہیں۔ اور کمزور ہو گئے ہیں۔ احباب جماعت سے موصوف کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: ناصر احمد قریشی ابن قریشی محمد افضل صاحب مبلغ آیوری کوسٹ مغربی افریقہ

تقریر بر موقعہ جلسہ سالانہ قادیان دسمبر ۱۹۶۸ء

دوسری قسط

توحید الٰہی اور اس کے فوائد و برکات

از مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت دوسرے مذاہب کی حالت

جیسا کہ بتایا جا چکا ہے کہ ہر نبی نے دنیا میں آکر توحید ہی کا پیغام پہنچایا اور تمام سچے مذاہب میں یہ مسئلہ قدر مشترک ہے۔ مگر سابقہ مذاہب کے ماننے والوں میں بُعد نبوت کی وجہ سے توحید کی جگہ شرک راہ پا گیا چنانچہ تمام مذاہب کے ماننے والوں نے تسلیم کیا ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت دنیا میں توحید کی جگہ بُت پرستی کا دور دورہ تھا ان حالات کا حضرت بانی جماعت احمدیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے منظوم کلام میں یوں ذکر فرمایا:-

حق کی توحید کا مرجھا ہی چلا تھا پودا
ناگہاں غیب سے یہ چشمۂ اصفیٰ نکلا

انتہائی مخالفت کے باوجود توحید کے قیام میں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے بڑھ کر کامیابی

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو بتایا کہ توحید کامل یہ ہے کہ خدا تعالیٰ سے کامل اتحاد اور وصال ہو جائے جب کوئی شخص خدا تعالیٰ کو پالے تو اس وقت یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس نے پیدائش کے مقصد کو پا لیا ہے ایسے شخص کی نگاہ خدا تعالیٰ سے وصال ہونے کے بعد اور کسی وجود پر نہیں پڑتی۔ دنیا نے حضور کے اس پیغام کا نہ صرف انکار کیا بلکہ بڑی سختی سے آپ کا مقابلہ کیا آپ کو بڑی بڑی اذیتیں پہنچائی گئیں اور آپ کے ماننے والوں پر شدید مظالم ڈھائے گئے اور بڑی بڑی رکاوٹیں آپ کے مقصد میں حائل کی گئیں مگر آپ نے خدائے واحد کے نام کی بلندی کے لئے ہر مصیبت کا خوشی سے خیر مقدم کیا اور ہر دکھ کو خندہ پیشانی سے برداشت کیا اور کسی نازک سے نازک موقع پر بھی مداہنت یا نفاق کو برداشت نہ کیا چنانچہ حضور کی زندگی کے چند واقعات نہایت اختصار سے پیش کئے جاتے ہیں:-

(۱) ایک مرتبہ جب حضور صحن کعبہ میں خدا تعالیٰ کے سامنے سربسجود تھے اور چند رؤسائے قریش بھی وہاں مجلس لگائے بیٹھے تھے تو ابوجہل نے کہا کہ اس وقت کوئی شخص ہمت کرے تو کسی اونٹنی کا بچہ دان لاکر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اوپر ڈال دے چنانچہ عقبہ بن معیط اُٹھا اور ایک ذبح شدہ اونٹنی کا بچہ دان جو خون اور آلائش سے بھرا ہوا تھا آپ کی پشت پر ڈال دیا اور پھر سب قہقہہ لگا کر ہنس پڑے حضرت فاطمۃ الزہراء کو اس کا علم ہوا تو دوڑی آئیں اور اپنے باپ کے کندھوں سے یہ بوجھ اُتارا تب آپ نے سجدہ سے سر اُٹھایا۔

(۲) تاریخ میں آتا ہے کہ احد کے موقعہ پر مسلمانوں کی غلطی کی وجہ سے ان کی فتح شکست میں بدل گئی اور کفار نے پیچھے سے حملہ کرکے مسلمانوں کو تتر بتر کر دیا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دشمن کے دباؤ کی وجہ سے ایک گڑھے میں گر گئے اور لوگوں میں مشہور ہو گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہو گئے اس وقت زمین و آسمان مسلمانوں پر تنگ ہو گئے مگر پھر جلد ہی انہیں معلوم ہو گیا کہ حضور زندہ ہیں چنانچہ صحابہؓ نے آپ کو لاشوں کے نیچے سے نکالا حضور اس حالت سے نکلنے کے بعد جو مسلمان حضورؐ کے اردگرد جمع ہوتے گئے ان کو لے کر پہاڑ کے ایک دامن کی طرف چلے گئے اس وقت ابوسفیان نے بڑے تکبر سے مسلمانوں کو للکارا۔ مسلمانو! کہاں ہے تمہارا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے اسے مار دیا ہے۔ صحابہؓ جواب دینا چاہتے تھے مگر آپؐ نے انہیں روک دیا ابوسفیان نے پھر آواز دی کہاں ہے ابوبکرؓ صحابہ جواب دینا چاہتے تھے مگر آنحضرت صلعم نے پھر انہیں روک دیا۔ پھر اس نے بڑے جوش میں کہا کہاں ہے عمرؓ؟ حضرت عمرؓ کہنا چاہتے تھے کہ میں تمہارا سر توڑنے کے لئے یہاں موجود ہوں۔ مگر حضورؐ نے فرمایا مت بولو دراصل ابوسفیان کی غرض یہ تھی کہ پتہ لگائے کہ کون کون زندہ ہے اور کون کون نہیں آجکل بھی جنگوں میں ایسی افواہیں مشہور کرنے کی غرض۔ مطلوبہ افراد کے بارہ میں اطلاع حاصل کرنا ہوتی ہے جب مسلمانوں کی طرف سے کوئی جواب نہ ملا تو اس نے سمجھ لیا کہ یہ تینوں لیڈر مارے گئے ہیں اس پر اس نے بڑے زور سے اپنا مشرکانہ نعرہ بلند کیا اور کہا کہ اُعْلُ ھُبَل۔ اُعْلُ ھُبَل یعنی ہمارا ہبل دیوتا بڑی شان والا ہے اس لئے اس نے مسلمانوں کو شکست دے دی ہے۔ اس مشرکانہ نعرہ کو سنتے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے جوش سے صحابہؓ سے کہا جواب کیوں نہیں دیتے انہوں نے کہا یا رسول اللہ کیا کہیں آپ نے فرمایا کہو اَللّٰہُ اَعْلٰی وَ اَجَلّ یعنی تمہارے ہبل کی کیا حقیقت ہے اللہ تعالیٰ ہی سب سے زیادہ بلند اور طاقتور ہے غرضیکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فعل سے یہی سبق ملتا ہے کہ آپ نے کسی طرح اپنی اور صحابہ کی موت کا اعلان تو برداشت کیا مگر انتہائی خطرہ کے باوجود جب خدا تعالیٰ کا نام آیا تو اس وقت آپ نے کسی بھی نقصان کی پرواہ نہیں کی اور یہ جواب دلوایا کہ اے مشرکو! ہمارے اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں تمہارے ہبل کی کیا حقیقت ہے؟

پھر غزوہ حنین میں ایک اس سے بھی زیادہ خطرناک موقعہ آیا جبکہ دشمن دائیں بائیں طرف کے ٹیلوں میں چڑھ کر تیر برسا رہا تھا اور مکہ کے نو مسلموں کے بھاگ جانے کی وجہ سے صحابہؓ کے پاؤں بھی اکھڑ گئے تھے آپ نے اپنے گھوڑے کو ایڑ لگائی اور اکیلے کفار کے دو رویہ لشکروں میں گھس گئے اس وقت حضرت ابوبکرؓ نے آگے بڑھ کر آپ کے گھوڑے کی باگ پکڑ لی اور کہا یا رسول اللہ مسلمانوں کو لوٹنے دیجئے وہ تھوڑی دیر میں آپ کے گرد جمع ہو جائیں گے اس پر آپ نے حضرت ابوبکرؓ کو سختی سے ہٹا دیا اور فرمایا میرے گھوڑے کی باگ چھوڑ دو اور گھوڑے کو ایڑ لگاتے ہوئے یہ کہتے ہوئے آگے بڑھے کہ

اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِب
اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِب
(بخاری کتاب المغازی)

اے لوگو! میں موعود نبی ہوں میں جھوٹا نہیں تم مجھے مار نہیں سکتے مگر اس نشان کو دیکھ کر مجھے خدا نہ بنا لینا میں عبد المطلب کا بیٹا (پوتا) ہوں اور انسان ہوں۔ ناظرین ذرا حضورؐ کے اس واقعہ کا دلیری میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے واقعہ ایلی ایلی لما سبقتانی سے موازنہ کیجئے اور فیصلہ کیجئے کہ اس میں دفن ہونے کے لائق کونسا وجود ہے اور آسمان پر جانے کے لائق کونسا وجود ہے یقیناً وہی وجود مقدم ہے جسے اپنی توحید کے ساتھ خدا تعالیٰ نے اپنے کلمہ میں شامل کیا ہے

یا ربِّ صَلِّ عَلٰی نَبِیِّکَ دَائِمًا
فِیْ ھٰذِہِ الدُّنْیَا وَ بَعْثٍ ثَانٖ

کسریٰ نے یہودیوں کی انگیخت پر گورنر یمن کو آرڈر بھجوایا کہ عرب کے مدعی نبوت یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گرفتار کرکے اس کے پاس بھجوایا جائے۔ گورنر یمن نے آپ کی گرفتاری کے لئے دو سپاہی روانہ کئے اور ان کے ذریعہ آپؐ کو پیغام بھجوایا کہ مجھے تو آپ کے قصور کا علم نہیں یہ شاہی فرمان ہے بہتر ہے کہ آپ آ جائیں تا کہ خلاف ورزی کی وجہ سے کہیں سارا ملک مصیبت میں نہ گرفتار ہو جائے۔ ان سپاہیوں نے حضور کو اپنے ساتھ چلنے کے لئے کہا حضورؐ نے فرمایا ٹھہرو میں تمہیں پھر جواب دونگا چنانچہ وہ دو دن ٹھہرے اور پھر حاضر ہوئے آپؐ نے فرمایا ایک دن اور ٹھہر جاؤ۔ تیسرے دن جب وہ آپؐ سے ملے تو آپ نے فرمایا جاؤ اپنے گورنر سے کہہ دو کہ آج رات میرے خداوند نے تمہارے خداوند کو مار ڈالا ہے۔ وہ حیران ہوئے انہوں نے یہی بات گورنر کو پہنچا دی گورنر نے سن کر کہا کہ یا تو یہ شخص پاگل ہے یا سچا نبی ہے۔ چنانچہ اسی دوران اس کے پاس بحری جہاز سے تازہ ڈاک پہنچی اس نے ڈاک کا لفافہ دیکھا اس میں نئے بادشاہ کی مہر تھی اس میں کسریٰ کے بیٹے شیرویہ کا خط تھا جس میں اس نے اپنے باپ کو قتل کرنے کا ذکر اور اس کی وجہ لکھی تھی اور اس کے ساتھ عرب کے مدعی نبوت کی گرفتاری کے حکم کو منسوخ کرنے کا بھی ذکر تھا غرض اس طرح خدا تعالیٰ نے توحید پرستوں کے تاجدار کی صداقت میں ایک چمکتا ہوا نشان دکھایا۔

پھر آپ کی زندگی کا یہ واقعہ کس قدر بے نظیر ہے کہ جب مکہ کے بڑے بڑے رؤساء آپ کے چچا ابوطالب کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ اپنے بھتیجے کو سمجھاؤ ورنہ ہم تمہیں بھی اپنی سرداری سے الگ کر دیں گے اس پر ابوطالب آپ کو بلاتے ہیں اور سمجھاتے ہیں مگر آپ فرماتے ہیں اے چچا اگر یہ لوگ سورج کو

بہت دائیں اور بائیں گو ہر طرف سے باندھ کر کھڑا کر دیں تب بھی میں خدا تعالیٰ کی توحید کا اعلان کرنے سے باز نہیں رہ سکتا۔ اگر آپ کو اپنی قوم عزیز ہے تو بے شک مجھے چھوڑ دیں اور اپنی قوم سے مل جائیں میرے لئے میرا خدا کافی ہے یہی توحید کی محبت آپ کے دل میں ایسی رچی ہوئی تھی کہ آپ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ کی جیتی جاگتی تصویر تھے جسے دشمن بھی دیکھ کر پکار اٹھتے تھے کہ یہ شخص اپنے رب کا عاشق ہے اور اسی وجہ سے آپ کو وہ رعب عطا ہوا تھا کہ بڑے بڑے دشمن آپ پر بھرپور حملہ کرنے کے لئے مواقع میسر آنے کے باوجود آپ سے مرعوب ہو گئے یا ناکام ہو گئے اور آپ کا بال بیکا نہ کر سکے چنانچہ کئی مرتبہ ابوجہل مرعوب ہوا اور وہ بدوی جس نے آپ کی تلوار ہاتھ میں لے کر آپ سے پوچھا تھا کہ اس کے ہاتھ سے اب آپ کو کون بچا سکتا ہے آپ کی زبان سے اللہ کا نام سنتے ہی جس کے ہاتھ سے تلوار گر گئی اور آپ ہی اپنے دام میں صیاد آ گیا کا مصداق بنا۔

پھر غارِ ثور میں جب دشمن آپ کے تعاقب میں غار کے منہ پر پہنچ گیا اور آپ کے ساتھی حضرت ابوبکرؓ کی گھبراہٹ پر حضور نے کیسی جمعیت خاطر سے انہیں بشارت دی لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا یہ کتنا عظیم الشان نشان ہے کہ غار کے منہ پر مکڑی نے جالا تنا جس کے بارہ میں خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے وَاِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ (سورۃ العنکبوت) کہ گھروں میں سے سب سے کمزور گھر مکڑی کا ہی ہوتا ہے خدا تعالیٰ کی معیت کے کرشمہ سے یہ سب سے کمزور گھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ کے لئے آہنی قلعے سے بڑھ کر حفاظت کی جگہ کا کام دیتا ہے۔ غار سے نکلنے کے بعد حضرت ابوبکرؓ نے آپ کی معیت میں سراقہ بن مالک کے تعاقب کے واقعہ میں اس وعدہ کی صداقت کا ایک اور عظیم الشان نشان دیکھا کہ وہ سراقہ جو سمجھتا تھا کہ وہ آپ کو پکڑ سکتا ہے آپ سے امان کا طالب ہوا۔ غرض رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا ایک ایک واقعہ اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ کے دل میں سوائے اس کے اور کوئی خواہش نہ تھی کہ شرک مٹ جائے اور خدا تعالیٰ کی توحید ساری دنیا میں پھیل جائے چنانچہ خدا تعالیٰ نے آپ کی یہ خواہش اتنی شان سے پوری کی کہ حضور نے جب ظہور فرمایا تو دنیا کو شرک و بت پرستی میں غرق پایا اور جب رخصت ہوئے تو سارا علاقہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی اذانوں سے گونج اٹھا اور جب آنحضرت کی بھرپور شکست کے بعد ان کی بیعت کا وقت آیا اور حضورؐ نے ان سے اقرار لیا کہ وہ عہد کریں کہ آئندہ وہ کبھی شرک نہ کریں گے تو ہندہ نے کیا خوب جواب دیا کہ کیا اب بھی ہمیں اس کا خیال دوبارہ آ سکتا ہے جبکہ ہم نے آپ کے اکیلے فرد سے اپنے تمام دیوتاؤں اور بتوں کا ۲۳ سال مقابلہ دیکھ لیا ہے کہ ایک خدا جو حقیقی خدا ہے وہی غالب آیا ہے اور ہم اپنے معبودوں کی شکست فاش کے بعد اب بیعت کرنے کے لئے حاضر ہوئے ہیں اب اس حالت میں بیعت کرنے کا مطلب ہی یہ ہے کہ یہ سبق اب ناقابل فراموش ہے پھر جب آپ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ گھبراہٹ میں کبھی اس پہلو پر جھکتے تھے اور کبھی اس پہلو پر اور فرماتے تھے کہ خدا تعالیٰ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے کہ انہوں نے اپنے نبیوں کے مرنے کے بعد ان کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا ہے یہ آپ کی آخری وصیت تھی جو آپ نے اپنی امت کو کی اور انہیں کیسے الفاظ میں انتباہ کیا کہ دیکھنا میرے بعد بھی ایسا کبھی نہ بولنا اور میری قبر کو ایک قبر سے زیادہ کچھ نہ سمجھنا اسی طرح آپ کی وفات کے وقت بھی آپ کو توحید ہی کا خیال رہا اور آپ کی زبان پر غرغرہ موت کے وقت جو آخری الفاظ جاری ہوئے وہ یہی تھے اَلَی الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى اِلَی الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى یعنی میں اب عرش معلیٰ پر بیٹھنے والے مہربان دوست کی طرف جاتا ہوں یہ آخری الفاظ تھے جن کے بعد آپ نے اپنی جان جانِ آفرین کے سپرد کر دی اور آپ کی روح اطہر جسد اطہر سے پرواز کر کے خدائے احد کے حضور پہنچ گئی غرض یہ مسئلہ توحید دنیا میں ہر نبی کے ظہور سے تازہ ہو کر ہزاروں دفعہ صیقل ہوا اور ہزاروں دفعہ پھر زنگ خوردہ ہو کر لوگوں کی نظروں سے چھپ ہو گیا اور اسی طرح کبھی دنیا میں نور غالب آتا رہا اور کبھی ظلمت۔ مگر جس رنگ میں یہ دنیا کے سامنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا وہ آپ ہی کا حصہ تھا کہ پہلے سارے مذاہب کے متبعین کے کامل طور پر بے جان ہونے کے بعد اسے ایسا زندہ کیا کہ اس کے بعد اس پر کوئی دور ایسا نہیں آیا کہ یہ دنیا سے اوجھل ہوا ہو بلکہ ہر دور میں ہزاروں ایسے لوگ ہمیشہ موجود رہے جو دوسرے مذاہب کے مقابلہ میں امتیازی زندگی کے (فرقان) حامل تھے اور یہ زمانہ بھی قرآن مجید کی بیان فرمودہ بشارات کے لحاظ سے آنحضرت کی دوسری بعثت کا زمانہ ہے جو وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ میں مذکور ہے جس میں اسلام کو بالآخر غلبہ حاصل ہو گا۔ ان شاء اللہ العزیز (باقی)

ذکر واصفوا کم بالخیر

محترم عبد الغنی صاحب میر آف بھدرواہ

از مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے مؤلف اصحاب احمد قادیان

بھدرواہ کی جماعت احمدیہ محترم مولوی محمد حسین صاحب صحابی مبلغ (حال ربوہ) کے وہاں حضرت مصلح موعود کی ہدایت پر کم و بیش اڑتیس سال پہلے متعین کیا جانے پر بالکل تھوڑے سے عرصہ میں قائم ہوئی تھی ابتداء میں احمدیت قبول کرنے والے مکرم عبد الرحمٰن خان صاحب (صدر جماعت) مکرم منشی محمد عبد اللہ صاحب منڈاکشی (سابق صدر جماعت) اور مکرم جمال الدین صاحب مرحوم تھے اس وقت مکرم عبد الغنی صاحب میر قریباً دس سال کے تھے وہ اپنے تئیں احمدی ہی سمجھتے تھے اور جماعتی امور میں شامل رہتے تھے جوان ہونے پر انہوں نے بیعت بھی کر لی تھی اور آپ کے والد محترم غلام محمد صاحب میر مرحوم نے کبھی کمال تک اس جماعت کا اقتصادی اور مجلسی بائیکاٹ ہوا لیکن سب نے استقامت دکھلائی۔ اور جماعت کی نیکی اور اتحاد کا سب پر نیک اثر ہے تقسیم ملک سے پہلے اور بعد میں بھی نیک افراد کو قبول احمدیت کی توفیق ملی اور ۱۹۷۴ء میں پاکستان میں جماعت احمدیہ کو غیر مسلم قرار دیا جانے کا بھی گہرا اثر بھدرواہ میں ہوا لیکن حکومت کی طرف سے اور شرفاء کے طبقہ کی طرف سے پاکت نہ کئے اس اقدام کی مخالفت کی گئی اس دوران میں مکرم غلام رسول صاحب خطیب ایک مخلص دوست کے فوت ہونے پر بعض افراد نے ان کے خاندانی قبرستان میں ان کی تدفین کی مخالفت کی لیکن حکام کی بروقت امداد سے ان کی تدفین عمل میں آئی محترم عبد الغنی صاحب میر کی وفات پر عوام مسلمانوں اور غیر مسلموں نے نہایت ہمدردی کا سلوک کیا اور ہر ایک نے اس صدمہ کو اپنا صدمہ محسوس کیا۔

میر صاحب بہت مضبوط جسم والے تھے علاقہ کبلیس میں جو بھدرواہ سے پچیس تیس میل دور ہے بے تکان وہاں اپنی مشترکہ دکان پر پہنچ جاتے تھے چار سال پہلے اس دکان پر ان کو دل کی تکلیف ہوئی بعد میں سال میں ایک دو دفعہ ہوتی رہی۔ یہ ہمیشہ چند لمحوں میں رفع ہو جاتی رہی۔ بھدرواہ۔ جموں اور بٹالہ میں اس کا علاج کیا گیا لیکن اصل مرض کا علم نہ ہوا۔ چند ماہ پہلے زیادہ تکلیف ہونے پر سرینگر کے ڈاکٹر علی جان نے یہ تشخیص کی کہ پتہ کی شدید خرابی ہے اس کا اپریشن ضروری ہے میر صاحب بھدرواہ آئے۔ جہاں شدید یرقان ہو گیا اس کے دوران وہ حد درجہ کمزور ہو گئے ان کو سرینگر لے جایا گیا لیکن وہاں کے بڑے ڈاکٹر نے ہسپتال میں داخلہ دینے سے انکار کر دیا کہ اپریشن کا وقت گذر چکا ہے لیکن محترم ڈاکٹر مظفر احمد صاحب احمدی کی سفارش پر ان کے اس استاد نے میر صاحب کو گورنمنٹ ہسپتال میں داخل کر لیا۔ اپریشن کیلئے پیٹ کا حصہ کھولا گیا تو پتہ کے اپریشن کے بغیر بند سی دیا گیا کیونکہ تلی کو کینسر سے تباہ پایا گیا۔

میر صاحب نے آخری دنوں میں یہ محسوس کر لیا تھا کہ وہ بچ نہیں سکتے اور اپنے بیٹے محمود احمد صاحب میر کو اور اپنی اہلیہ محترمہ رفیعہ بیگم صاحبہ کو نصائح کرتے تھے اور انہوں نے پوچھا کہ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور محترم مولوی شریف احمد صاحب امینی کے متعلق دریافت کیا کہ وہ کب سرینگر آ رہے ہیں اور یہ بھی اظہار کیا کہ میری گاڑی تو رات کو چلی جانے کی ہر دو بزرگان دیگر مقامات کشمیر کے جلسہ ہائے کے بعد سرینگر پہنچے اور محترم صاحبزادہ صاحب مضافات سے بھی حال معلوم کرتے رہتے تھے دونوں ۱۶ ستمبر کو ہسپتال عیادت کے لئے گئے اس روز غشی طاری تھی لیکن ہوش کی حالت میں میر صاحب نے ہر دو سے مصافحہ کیا اور محترم صاحبزادہ صاحب نے کوئی پینتیس منٹ تک بہت رقت اور سوز و گداز سے ساتھیوں سمیت دعا کی امید کہ یہ دعا ذریعہ مغفرت بنی ہو گی دوسرے روز پونے سات بجے شام کے قریب وہ وفات پا گئے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

حدیث شریف اَلْمُؤْمِنُ يَرٰى وَيُرٰى لَهٗ کے مطابق کہ مومن خود بھی رؤیا دیکھتا ہے اور اس کے متعلق دوسروں کو بھی رؤیا ہوتی ہے آپ کے بارہ میں کئی ایک قریبی عزیزوں نے خواب دیکھے۔ معلوم ہوتا ہے کہ مرحوم کو بھی اپنی وفات کا علم ہو چکا تھا اپنی اہلیہ محترمہ رفیعہ بیگم صاحبہ اور اپنے بیٹے عزیزم محمود احمد صاحب میر کو کئی نصائح کرتے تھے۔ مرحوم نے یہ بھی کہا تھا کہ میں ٹیکسی پر واپس جاؤں گا جو بس سرینگر سے براہ راست بھدرواہ جاتی تھی اس میں سواریوں کی تعداد کم تھی اور گنجائش تھی کہ نعش سمیت اقارب بھدرواہ جا سکیں۔ ہندو سواریوں تک نے اجازت دے دی لیکن مرحوم کے سسرال میں ایک غیر از جماعت شخص نے باوجود نہ صرف مرحوم کے اقارب کی بلکہ ٹرانسپورٹ کے بااثر منیجر کی منت سماجت کے اجازت نہ دی مجبوراً ایک ٹیکسی کے ذریعہ نعش بھجوائی گئی نعش اور سواریوں کے بھجوانے میں اس منیجر صاحب کے ذریعہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے خصوصی کوشش کی ۱۸ ستمبر کو ہی عام قبرستان میں مرحوم کی تدفین عمل میں آئی جنازہ کے ساتھ سینکڑوں ہندو اور مسلمان بھی شامل تھے۔

مرحوم کے اقارب محترم صاحبزادہ صاحب اور ان کے منیجر صاحب اور سرینگر کے مکرم ڈاکٹر مظفر احمد صاحب عزیزم ڈاکٹر محمد اقبال صاحب اور بھدرواہ کے ایک غیر از جماعت ہمسایہ مکرم عبد المجید صاحب (باقی صفحہ ۹)

جماعت احمدیہ بمبئی میدانِ عمل میں

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی عبد الرحیم صاحب سیکرٹری مال بمبئی

اللہ تعالیٰ کا یہ فضل و احسان ہے کہ بمبئی میں ایک فعال جماعت قائم ہے۔ یہاں پر ہمارا مشن سرگرم عمل ہے۔ اندرون و بیرون ملک سے کثرت سے احمدی و غیر احمدی دوست آتے رہتے ہیں جماعت کا ہر فرد اسی کوشش میں ہے کہ کسی نہ کسی رنگ میں لوگوں تک پیغام حق پہنچے اور اس غرض سے جماعت کا ہر فرد مالی و قالی تعاون کر رہا ہے چنانچہ کچھ ہی عرصہ میں احباب جماعت کے سامنے مختلف تحریکات رکھی گئیں جن میں احباب نے جس جوش و خروش سے حصہ لیا وہ اس بات کا ثبوت ہے کہ جماعت کے ہر فرد کی یہ شدید خواہش ہے کہ جماعت ترقی کرے اور ہر لحاظ سے ممتاز ہو جائے اللہ تعالیٰ ہر دوست کو جزائے خیر دے آمین ماہ اکتوبر و نومبر میں جماعت نے جو کام کیا اس کی مختصر رپورٹ ہدیہ قارئین ہے۔

الحق بلڈنگ کی صفائی و رنگائی:۔ سب سے اہم مسئلہ الحق بلڈنگ کے ارد گرد صفائی اور رنگ و روغن کا تھا۔ الحق بلڈنگ چونکہ بہت ہی پرانی عمارت ہے مرور زمانہ کے باعث اچھی حالت میں نہیں ہے تاہم یہ معاملہ اہم تھا کہ جس قدر بھی ہو سکے مرمت اور رنگ و روغن ضرور ہونا چاہیئے چنانچہ محترم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ سلسلہ اور محترم محمد سلیمان صاحب صدر جماعت نے احباب کے سامنے تحریک کی اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت کے ہر فرد نے اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور تقریباً ایک ہزار ۔۔۔ روپیہ کے وعدے ہوئے اور بہت حد تک وصولی بھی ہوئی اور اب تھوڑی ہی رقم قابل وصولی ہے محترم صدر صاحب کی اجازت سے خاکسار کو اس اہم کام کا انچارج مقرر کیا گیا اور محترم عبد الشکور صاحب قائد مجلس کو بطور معاون کے مقرر کیا گیا۔ چنانچہ بعد مشورہ طے پایا کہ عید الاضحیٰ سے پہلے پہلے الحق بلڈنگ کی صفائی اور اندرون کمروں اور کھڑکیوں کو رنگ و روغن کیا جائے اللہ تعالیٰ نے اس میں کافی حد تک ہمیں کامیابی عطا فرمائی۔ فالحمد للہ علیٰ احسانہ۔

وقارِ عمل:۔ عید الاضحیٰ سے پہلے دو دفعہ وقار عمل کیا گیا اور صحن اور اندرون کمروں کی صفائی کی گئی۔ جماعت کے بیشتر خدام نے ہر دو دفعہ تن دہی سے کام کیا۔ جن خدام نے اس کام میں حصہ لیا ان کے نام بغرض دعا درج رپورٹ ہیں مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مکرم عبد الشکور صاحب قائد مجلس مکرم صدیق احمد صاحب امینی محترم سبیل احمد صاحب مکرم احتشام الحق صاحب مکرم وسیم احمد صاحب مکرم مظفر احمد صاحب مکرم رفیق احمد صاحب امینی مکرم عبد السلام صاحب مکرم انعام الٰہی صاحب کوٹار مکرم لطیف احمد صاحب ناصر آبادی مکرم محمد اسحاق صاحب اور خاکسار محمد عبد الرحیم۔ اس کے علاوہ جن اطفال و ناصرات نے کام کیا ان کے نام بھی بغرض دعا درج ہیں عزیزہ شیرین عزیزہ اور عزیز انور۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔

خدام الاحمدیہ کی میٹنگ:۔ اس دوران دو دفعہ خدام الاحمدیہ کی میٹنگ ہوئی ہر دو میٹنگوں میں بیشتر خدام نے حصہ لیا۔ مکرم عبد الشکور صاحب قائد مجلس نے بعد عہد خدام کے سامنے مختلف تجاویز رکھیں اور آئندہ میٹنگوں میں سب خدام کو شرکت کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

عطیات:۔ الحق بلڈنگ کی مرمت اور رنگ و روغن کے لئے یہاں ہر فرد نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا وہاں محترم محمود احمد صاحب یادگیری مقیم بمبئی نے مشن کے لئے ایک لاؤڈ اسپیکر بھی دیا جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

اسی طرح ہمارے ایک غیر احمدی دوست مکرم کویا مرکار نے مشن کے لئے ایک خوبصورت بورڈ مفت لکھ کر دیا اس بورڈ کو لکھنے میں آپ نے بہت ہی محنت کی ہے جس کی وجہ سے یہ بورڈ بہت ہی جاذب نظر اور دلکش معلوم ہوتا ہے ہر کوئی جو راستہ سے گذرے رک کر بورڈ کو ضرور پڑھ لیتا ہے۔ بورڈ تکون ہے اور اوپر والے کونے پر خانہ کعبہ ہے اور نچلے دو کونوں میں گنبد خضراء اور منارۃ المسیح کو بہت ہی خوبصورت رنگوں سے مزین کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ محترم موصوف کو جزائے خیر دے۔

نمازِ عید:۔ عید الاضحیٰ سے چند دن قبل محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان مدراس و یادگیر کانفرنس سے فراغت کے بعد بمبئی آئے یہاں پر آپ نے ایک جمعہ اور عید الاضحیٰ کا خطبہ دیا خطبہ جمعہ میں آپ نے جماعت کی روز افزوں ترقی اور مخالفین کی ناکامیوں کا ذکر کیا اور افراد جماعت کو بڑھ چڑھ کر مالی قربانیوں میں آگے بڑھنے کی تلقین کی اور خلافت حقہ احمدیہ کے ساتھ مضبوط تعلق قائم کرنے کی تلقین فرمائی خطبہ عید میں آپ نے فلسفۂ عید پر روشنی ڈالی اس خطبہ کو بہت سارے غیروں نے بھی سنا۔

عید ملن پارٹی:۔ محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کے علاوہ محترم حافظ صالح محمد صاحب اور محترم فاروق احمد صاحب حیدر آباد سے احمد آباد سائینسی کانفرنس میں شرکت کے لئے تشریف لائے تھے اور وہاں سے پھر بمبئی آئے تاکہ نماز عید میں شریک ہوں جماعت بمبئی نے ہر تین معزز مہمانوں کے اعزاز میں ایک پارٹی دی جس میں جماعت کے افراد بھی شریک تھے۔

پارٹی سے پہلے مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز انچارج مبلغ بمبئی نے ایک مختصر سا خطاب کیا اور ہر سہ مہمانوں کا تعارف کرایا بعدہٗ آپ نے جماعت کے سامنے اور محترم ناظر صاحب کے سامنے مختلف تجاویز رکھیں۔ اور جماعت کے افراد کا انکے بھرپور تعاون کا شکریہ ادا کیا اسی طرح محترم محمد سلیمان صاحب صدر جماعت نے بھی مختلف تجاویز جماعت کے سامنے رکھیں اور مالی امداد جو جماعت نے کی اس کا شکریہ ادا کیا محترم نیاز صاحب اور صدر صاحب ہر دو نے آئندہ کیلئے پروگرام جماعت کے سامنے رکھا اسی موقعہ پر محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ نے مناسب اور بھرپور تعاون کا بھی یقین دلایا اور خوشی کا اظہار فرمایا کہ جماعت احمدیہ بمبئی کا قدم ترقی کی جانب ہے۔

سالانہ کانفرنس:۔ جماعت احمدیہ بمبئی نے تبلیغی و تربیتی اہمیت کے پیش نظر آئندہ سال یعنی ۱۹۷۹ء کو ماہ اپریل آخری عشرہ میں سالانہ کانفرنس منانے کا پروگرام بنایا ہے تاریخوں کا تعین جلد کیا جائے گا۔ ابتدائی انتظامات کے لئے ایک چار رکنی کمیٹی کا تقرر ہوا ہے جس کے ممبر محترم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ بمبئی مکرم محمد سلیمان صاحب صدر جماعت بمبئی مکرم عبد الشکور صاحب اور خاکسار محمد عبد الرحیم سیکرٹری مال ہوں گے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم بڑھ چڑھ کر ہمیں خدمت سلسلہ کی توفیق دے سالانہ کانفرنس کی کامیابی کے لئے میں تمام بزرگان کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتا ہوں بمبئی میں جلسے تو ہوتے ہیں لیکن سالانہ کانفرنس ہمارے لئے ایک نیا تجربہ ہے اس کے لئے بہت ہی محنت اور ذمہ داری سے کام لینا ہوگا لہٰذا عاجزی سے درخواست دعا ہے ناشکر گذاری ہوگی اگر میں اس موقعہ پر محترم مولوی غلام نبی صاحب نیاز کا جو ماہ اکتوبر سے یہاں بطور مبلغ متعین ہوئے ہیں اور خدا تعالیٰ کی مدد اور جماعت کے بھرپور تعاون اور ان کے جوش اور خلوص سے یہ سب کام طے پا رہے ہیں ان کے لئے خصوصی دعا کی تحریک نہ کروں اسی طرح جماعت بمبئی کو بھی اپنی دعاؤں میں ضرور یاد رکھیں اسی طرح میں اپنے لئے بھی دعا کی درخواست کروں گا کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کو صحت دے کاروبار میں برکت دے اور خدمت سلسلہ کی توفیق عطا کرے اللّٰھمّ آمین۔

اخبارِ قادیان

★ مکرم ڈاکٹر حمید احمد خاں صاحب مع اہل و عیال مورخہ ۹/۱/۷۹ کو زیارت مقامات مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے۔ مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف کی اہلیہ محترمہ حضرت میاں بشیر احمد صاحبؓ کی نواسی ہیں اور محترم دقیع الزمان خان صاحب کی صاحبزادی ہیں۔ مکرم ڈاکٹر صاحب مع اہل و عیال ۲۰/۱/۷۹ کو واپس تشریف لے گئے۔ ★ مکرم ملک محمد بشیر صاحب درویش چند دنوں سے درد گردہ کے سبب بیمار ہیں۔ احباب موصوف کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ ★ چند روز قبل مکرم عزیز احمد صاحب شیخوپوری ابن مکرم شریف احمد صاحب شیخوپوری درویش کے ہاں مُردہ بچہ تولد ہوا زچہ کی صحت اور نعم البدل کے لئے احباب دعا فرمائیں۔ ★ مورخہ ۲/۱/۷۹ کو امانت گروپ مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کا ایک تربیتی اجلاس مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی نائب ناظر امور عامہ کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں تلاوت و نظم کے بعد مکرم شرافت احمد خاں صاحب نے تقریر کی اور مکرم مولوی سعادت احمد صاحب جاوید نے جلسہ سالانہ ربوہ کے بعض حالات سنائے۔

بقیہ صفحہ ۸ کالم ۳

ملازم محکمہ زراعت کے اور عزیز مولوی محمد حمید صاحب کوثر فاضل (انچارج مبلغ جموں کشمیر جن کا مرحوم کی ایک بچی سے نکاح ہو چکا ہے) کے ان کی بے لوث اور پُر شفقت ہمدردی کے بے حد ممنون ہیں) اور ان غیر مسلم ہر طبقہ کے احباب کے بھی جو پچیس تیس میل سے حسب ضرورت رخصت لے کر بھی درجنوں کے حساب سے روزانہ آکر تعزیت کرتے رہے۔

مرحوم کی ہر دلعزیزی اور حسن سلوک انکی تعزیت کرنے والوں اور جنازہ میں شرکت کرنے والوں کی کثرت سے ظاہر ہے۔ آپ ادائیگی چندہ اور صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے۔ آنریری مبلغ جیسا کام کرتے تھے۔ پیدل سفر پر ہوں یا بس میں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم اور غیر منظوم کلام سنا کر بے خوفی سے تبلیغ کرتے اور اپنی مسجد میں اور اجلاسات میں اور قادیان میں جلسہ سالانہ وغیرہ کے مواقع پر خوش الحانی سے باآواز بلند نظم خوانی کرتے اور اذان دیتے تھے۔ اقارب سے حسن سلوک کرتے تھے۔ خاکسار کی دوسری بیوی انکی بھتیجی ہیں۔ ان پندرہ سال میں میں نے دیکھا ہے کہ ہمیشہ ہی اسکی سوت سے نہایت محبت کا سلوک کرتے۔ احترام کرتے۔ اور اپنی بھتیجی کی طرح ان کو بھی روپیہ دیتے۔

احباب براہ کرم مرحوم کی مغفرت اور رفع درجات اور مرحوم کی بیوہ اور اولاد کو (جو تین بیٹوں اور پانچ بچیوں پر مشتمل ہے) صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ اور یہ بھی کہ اللہ تعالیٰ سب کو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔

جیسے کہ مشہور ہے کہ یتیم کی آہ سیدھی عرش تک پہنچتی ہے جس رشتہ دار نے قرابت کی شفقت کا اظہار کرنے کے ایسے اہم موقعہ پر کیس میں نعش لے جانے کی اجازت نہ دی تھی اور اس صدمہ کے زخم پر نمک پاشی کی تھی دو دن کے اندر ہی اللہ تعالیٰ کی غیرت نے اس سے بڑھ کر اس کو صدمہ دکھایا کہ اس کا ایک بالکل جوان عزیز جس کے چار بچے ہیں اور سرکاری ملازم تھا اور پندرہ روز پہلے بھدرواہ ہو کر گیا تھا، اچانک فوت ہو گیا اور اس شخص کے گھر پر اچانک نعش پہنچی تو جو اس کا حال ہوا ہر ایک سمجھ سکتا ہے۔

سچ ہے خواہ کوئی دشمن بھی ہو اس سے ہمدردی سے پیش آنا چاہیئے۔

وصیتیں

نوٹ:- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی شخص کو کسی جہت سے کسی وصیت پر اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اندر اپنے اعتراض کی تفصیل سے دفتر ہذا کو آگاہ کرے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۴۳۲۰ - میں مسماۃ عزیزہ بیگم زوجہ مکرم شیخ محمد دین صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ حال مہو بھنڈار ڈاکخانہ مہو بھنڈار ضلع سنگھ بھوم صوبہ بہار بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۶/۷/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت غیر منقولہ جائیداد کچھ نہیں ہے منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

(۱) - چین سونا ایک عدد (۲) - کان کا پھول سونا دو عدد (۳) - چوڑی سونا دو عدد = ۲½ تولہ سونا قیمت اندازاً ۲۵۰۰/- - مہر مبلغ ۲۵۰۰/- روپے ہے جو خاوند کے ذمہ ہے - گھریلو سامان ۵۰۰/- = ۵۵۰۰/- پانچ ہزار پانچ صد روپے۔

میں اس کے ۱/۱۰ واں حصہ کی وصیت کرتی ہوں اور اگر اس کے بعد میں نے کوئی جائیداد پیدا کی یا مرتے وقت کوئی جائیداد ثابت ہو اس صورت میں صدر انجمن احمدیہ اس کے ۱/۱۰ واں حصہ کی مالک ہوگی میری وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
شیخ ابراہیم صدر جماعت احمدیہ	عزیزہ بیگم	شیخ محمد دین

وصیت نمبر ۱۴۳۲۲ - میں صغریٰ خاتون زوجہ مکرم داؤد علی خاں صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۴۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن مبارک پور ڈاکخانہ سورو ضلع بالاسور صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲/۷/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت غیر منقولہ جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔

(۱) - زمین ۱۲½ گونٹھ قیمت اندازاً ۱۲۵۰/- - (۲) - زمین ۱۹ گونٹھ قیمت اندازاً ۱۹۰۰/- = ۳۱۵۰/- مہر جو ۲۷۲۵/- روپے ہے۔ اس کے بدلہ میں میرے خاوند نے مندرجہ بالا ۱۲½ گونٹھ زمین میرے نام کرا دی ہے (۱) کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں میں اس کے ۱/۱۰ واں حصہ کی وصیت کرتی ہوں اس کے بعد اگر میں نے کوئی جائیداد پیدا کی تو اس کی اطلاع دونگی اور اگر میرے مرنے کے وقت کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس صورت میں صدر انجمن احمدیہ اس کے ۱/۱۰ واں حصہ کی مالک ہوگی۔ انشاء اللہ

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
داؤد علی خاں	صغریٰ خاتون	شیخ عبد الحلیم مبلغ

وصیت نمبر ۱۴۳۲۳ - میں مسماۃ قریشہ بیگم زوجہ مکرم شیخ عمر علی صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن سورو ڈاکخانہ سورو ضلع بالاسور صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲/۷/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت غیر منقولہ جائیداد کچھ نہیں ہے منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

سونا - کان پھول - ہار - ٹیکہ = ۱½ ۲ تولہ - ۱۸۵۰/- - مہر جو خاوند کے ذمہ ہے مبلغ تین ہزار ۳۰۰۰/- روپے ہے کل میزان ۴۸۵۰/- روپے۔

میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں اور اس کے بعد اگر میں کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہونگی اسی طرح میرے مرنے کے بعد جو جائیداد ثابت ہو اس صورت میں صدر انجمن احمدیہ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
شیخ عمر علی	قریشہ بیگم	مولوی عبد الحلیم مبلغ

وصیت نمبر ۱۴۳۲۶ - میں منصورہ خاتون زوجہ مکرم لبشارت احمد خاں صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ حال جھاڑسو گوڑا ڈاکخانہ ۲-۰.M.P ضلع سمبلپور صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳/۸/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

سونا بصورت زیور چار تولہ - کان کا پھول - انگوٹھی ہار - قیمت اندازاً ۲۸۰۰/- روپے - چاندی پازیب ۲ عدد ۵ تولہ قیمت ۵۰/- - گھریلو سامان ۲۰۰/- - میزان ۳۰۵۰/- مہر جو اس وقت میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ ۲۵۰۰/- - کل میزان ۵۵۵۰/- - اس کے ۱/۱۰ واں حصہ کی میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام وصیت کرتی ہوں۔ آئندہ اگر میں نے کوئی جائیداد پیدا کی یا میری وفات کے وقت اگر کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ واں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ انشاء اللہ۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
لبشارت احمد خاں	منصورہ خاتون	شیخ عبد الحلیم مبلغ

وصیت نمبر ۱۴۳۲۸ - میں سرور بیگم زوجہ مکرم شیخ ظریف صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع پوری - صوبہ اڑیسہ - بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۳/۷/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اسوقت غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں - البتہ منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

زیور سونا - ہار - کان پھول - چار تولہ قیمت ۲۸۰۰/- روپیہ مہر جو خاوند کے ذمہ ہے ۲۵۰۰/- روپیہ - میزان ۵۳۰۰/- روپیہ۔

میں اس کے ۱/۱۰ واں حصے کی وصیت کرتی ہوں - اور اگر بعد میں کوئی جائیداد پیدا کی یا میری وفات کے وقت کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ واں حصے کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ انشاء اللہ۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
محمد منیر الحق بحروف انگریزی	سرور بیگم بحروف اڑیہ	شیخ عبد الحلیم مبلغ حال انسپکٹر وصایا
شیخ ظریف (خاوند موصیہ) کیرنگ ضلع پوری - اڑیسہ۔		

وصیت نمبر ۱۴۳۲۹ - میں مسماۃ شوکت بیگم زوجہ مکرم کمال الدین صاحب ٹیلر قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بڑا ہاٹ ڈاکخانہ کیندرا پاڑہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ - بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۶/۷/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت غیر منقولہ اور منقولہ جائیداد کچھ بھی نہیں ہے - جو کچھ تھا فروخت ہو چکا ہے۔ اس وقت مہر جو ایک ہزار روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ واں حصے کی وصیت کرتی ہوں - اور اگر بعد میں میں نے کوئی جائیداد پیدا کی یا میری وفات کے وقت کوئی جائیداد ثابت ہو - اس صورت میں صدر انجمن احمدیہ قادیان اس کے ۱/۱۰ واں حصے کی مالک ہوگی - ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
محمد عبد الحق	شوکت بیگم	شیخ عبد الحلیم مبلغ

وصیت نمبر ۱۴۳۳۱ - میں ہاشم بی بی بیوہ مکرم مولوی عبد الحی صاحب مرحوم احمدی قوم احمدی پیشہ زراعت عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۵ء ساکن سلواہ ڈاکخانہ سلواہ ضلع پونچھ صوبہ جموں - بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳۱/۷/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت ایک بھینس جس کی قیمت مبلغ ۱۵۰۰/- روپے ہے - اسوقت ماہوار آمد مبلغ ۲۰/- روپے ہے - جو مجھے میرے بیٹے سے بطور جیب خرچ ملتا ہے - باقی تمام اخراجات کا بھی میرا بیٹا ہی متکفل ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی - اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو دونگی - اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی - نیز میرے مرنے کے بعد میرا جس قدر بھی متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ مذکورہ بالا مندرجہ جائیداد کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
محمد شبیر	نشان انگوٹھا ہاشم بی بی	عبد الباسط

دعائے مغفرت

(۱) - خاکسار کی دو خالہ زاد اور تایا زاد بہنیں مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد صدیق صاحب کرڈاپلی اور مکرمہ زبیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمود خانصاحب کیرنگ وفات پا گئیں ہیں اُن کی مغفرت کے لئے درویشان کرام اور احباب جماعت سے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار - محمد عبد الحق کارکن دفتر وقف جدید قادیان۔

(۲) - خاکسار کے خسر محترم محمد قاسم صاحب حیدر آباد میں ۸۰ سال کی عمر میں ۳۰ دسمبر ۱۹۷۸ء کو وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون - احباب جماعت دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے قُرب میں جگہ عطا کرے اور تمام پسماندگان کا حافظ وناصر ہو آمین - خاکسار - عبد الحی شبلی -

---

درخواستِ دُعا

خاکسار کی اہلیہ پہلی دفعہ اُمید سے ہیں اور وضع حمل کا وقت قریب ہے۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ خاص اپنا فضل فرمائے اور صالح اولاد سے نوازے آمین - خاکسار - عبد الکریم احمدی بھدرک۔

موصی بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں ضروری ہدایات

تمام موصی احباب اِن ہدایات کو بغور مطالعہ فرمائیں!

(۱) ہر موصی کو یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہیئے کہ وصیت کی توفیق ملنا اللہ تعالیٰ کا ایک فضل ہے۔ وصیت کے لئے دینداری، تقویٰ، پاکیزگی اور قربانی کی جو شرائط سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رسالہ الوصیت میں تحریر فرمائی ہیں۔ ان کی پابندی ہر موصی کے لئے لازمی ہے۔ کیونکہ اصل مقصد تحریک کا یہی ہے۔ اس کے لئے مجلس کارپرداز کی ذمہ داری ہے کہ وہ موصی صاحبان کو ان کے فرائض بسلسلہ وصیت یاد دہانی کرواتی رہے۔ اور موصی صاحبان کا بھی فرض ہے کہ وہ احکامِ شریعت کی پابندی میں دوسرے دوستوں کے لئے خاص نمونہ ہوں۔ اور اسی سلسلہ میں ضروری ہے کہ ہر موصی خود بھی اپنا جائزہ لیتا رہے۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو وصیت کی اصل غرض شرطِ تقویٰ کو پُورا کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

(۲) موصی صاحبان نے جس اعلیٰ مالی قربانی کا اقرار کیا ہے یعنی یہ کہ وہ اپنی آمد کا کم از کم دسواں حصہ اشاعتِ دین کے لئے ادا کریں گے اس میں کوتاہی نہیں ہونی چاہیئے۔ ماہ بماہ ادائیگی ہونی ضروری ہے۔ ورنہ بقایا بڑھ جانے کی صورت میں ادائیگی مشکل ہو جاتی ہے۔ اور اگر مسلسل چھ ماہ تک کوئی ادائیگی نہ ہو تو وصیت منسوخ کی جاسکتی ہے۔

(۳) ہر موصی کے لئے لازمی ہے کہ ہر سال کے آخر پر اصل آمد فارم جو دفتر کی طرف سے بھیجے جاتے ہیں پُر کرکے جلد دفتر کو بھجوادیں۔ اس کے بغیر صحیح فاضلہ اور بقایا کا تعین نہیں ہو سکتا۔ اور نہ ہی حساب درست رکھا جاسکتا ہے۔ بالفرض اگر دفتر کی طرف سے بھجوائے گئے فارم اصل آمد ضائع ہو جائیں یا دفتر کو آپ کے صحیح ایڈریس معلوم نہ ہونے کی وجہ سے فارم اصل آمد آپ تک نہ پہنچ سکیں تو براہِ کرم سادہ کاغذ پر اپنی سالانہ آمد ختم ہونے کے بعد دفتر کو بھجوادیں تاکہ آپ کا حساب وصیت مکمل رکھا جاسکے۔ اگر کوئی موصی بغیر معذوری کے فارم اصل آمد پُر کرکے نہ بھجوائیں یا آمد کے کسی حصہ کے متعلق اخفاء سے کام لیں تو اِسی بناء پر مجلسِ کارپرداز ان کی وصیت منسوخ کر سکتی ہے۔

نوٹ:- صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال یکم مئی سے شروع ہو کر ۳۰ اپریل کو ختم ہوتا ہے۔ اِس لئے اپنی آمدنی صدر انجمن احمدیہ کے سال کے مطابق فارم میں درج کریں۔

(۴) آپ کی طرف سے فارم اصل آمد پُر ہو کر موصول ہونے پر دفتر کی طرف سے سالانہ حساب بھجوایا جاتا ہے۔ اگر ایسی کوئی رقم جس کی ادائیگی آپ نے کر دی ہو اور اس کا اندراج آپ کو بھیجے ہوئے حساب میں نہ ہو تو براہِ کرم بواپسی ادا کی گئی رقم کی مقدار اور کوپن خزانہ مرکزی معہ تاریخ سے دفتر کو اطلاع فرمادیں۔ تاکہ بعد پڑتال رقم درست طور پر درج کرکے حساب مکمل ہو سکے۔

نوٹ:- سیکرٹری صاحب مال مقامی سے آپ مرکزی خزانہ کے کوپن نمبر اور مقامی رسید کا نمبر اور تاریخ سے اطلاع حاصل کر سکتے ہیں۔ اگر کوپن خزانہ کا نمبر ملنے میں کوئی دقت ہو تو مقامی رسید کا نمبر معہ تاریخ اور سیکرٹری صاحب مال کے پتہ سے دفتر کو اطلاع دیں تاکہ دفتر سیکرٹری صاحب مال سے رقم کے داخلِ خزانہ کرا دیئے جانے کے بارہ میں دریافت کر سکے۔

(۵) قاعدہ ہے کہ چھ ماہ سے زائد بقایا ہونے پر وصیت منسوخ ہو سکتی ہے۔ اِس لئے کسی صورت میں بھی چھ ماہ سے زائد عرصہ کا بقایا دار نہیں ہونا چاہیئے۔ اگر خدانخواستہ کسی مجبوری سے بقایا ہو جائے تو ادائیگی فرصت میں اس کے قسط وار ادا کرنے کے لئے مقامی مجلسِ عاملہ کی سفارش کے ساتھ مجلس کارپرداز سے اجازت لے لینی چاہیئے۔

(۶) چھ ماہ یا اس سے زائد عرصہ کے بقایا کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے اگر دفتر کی طرف سے وصیت منسوخ کی جائے تو اس کی وصیت کی بحالی تب ہو سکتی ہے۔ جب گزشتہ بقایا بھی ادا ہو اور درمیانی عرصہ کی آمد پر بھی حصہ آمد ۱/۱۰ ادا ہو جائے۔

(۷) اگر موصی اپنی مجبوری کے ماتحت خود درخواست دے کر وصیت منسوخ کرائے تو بحالی کے وقت اُسے صرف گزشتہ بقایا ادا کرنا پڑتا ہے۔ ہاں یہ شرط بہرحال ہوتی ہے کہ درمیانی عرصہ میں موصی چندہ عام ادا کرتا رہا ہو۔

(۸) ہر موصی کے لئے یہ بات ذہن نشین کرنی ضروری ہے کہ دینی حالت کی بہتری کے علاوہ مالی قربانی میں پُورا اُترنا بھی موصی کے لئے لازمی ہے۔ اِسی لئے یہ قانون مقرر ہے کہ جس موصی کے ذمہ حصہ جائداد یا حصہ آمد کا بقایا ہو گا وہ مکمل ادائیگی کے بغیر بہشتی مقبرہ میں دفن نہ ہو سکے گا۔ بلکہ اُسے نامکمل ادائیگی کی صورت میں عام قبرستان میں امانتاً دفن کیا جائے گا۔

(۹) وصیت کے لئے جائیداد کی تعریف یہ ہے کہ جس جائیداد پر انسان کا گزارہ ہو سکے۔ مستورات کے لئے اُن کا مہر بنیادی جائیداد کے طور پر قرار دیا گیا ہے۔

(۱۰) حصہ جائداد ادا کرنے کے لئے جائداد کی قیمت تشخیص کرانے کا طریق یہ ہے کہ موصی اپنی جائداد کی تفصیل لکھ کر سیکرٹری بہشتی مقبرہ کو بھجوادیں وہ مجلس عاملہ مقامی کے مشورہ سے جائیداد مذکورہ کی قیمت تجویز کرا کے مجلسِ کارپرداز میں رپورٹ کرتے ہیں۔ اس مشخصہ قیمت کا حصہ جائیداد ۸ سال کے عرصہ میں مساوی اقساط میں ادا کیا جاتا ہے۔ اور اندریں صورت بعد میں اس جائیداد کی قیمت میں کمی بیشی نہیں ہوتی۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وقفِ جدید کے نئے سال کا آغاز ـــ بقیہ اداریہ (صفحہ ۲)

"جو ذمہ داری مَیں نے وقفِ جدید کے سلسلہ میں احمدی بچوں پر ڈالی تھی ابھی بیس فیصدی بمشکل ایسے ہیں جنہوں نے اپنی ذمہ داری کو سمجھا ہے۔ اور اس کی ادائیگی کی کوشش کر رہے ہیں ...... اس کا مطلب یہ ہے کہ جماعت کے اسّی فیصدی باپ اور جماعت کی اسّی فیصدی مائیں ایسی ہیں جنہیں یہ احساس ہی نہیں ہے کہ انہوں نے اپنے بچّوں کے لئے خدا کی رضا کی جنت کو کس طرح پیدا کرنا ہے ...... کیا آپ پسند کریں گی اے احمدی بہنو! اور کیا آپ اس بات کو پسند کریں گے اے احمدی بھائیو! کہ آپ کو تو خدا کی رضا کی جنّت نصیب ہو جائے۔ لیکن آپ کے بچّے اس جنّت کے دروازے سے دُھتکارے جائیں......

یقیناً آپ میں سے کوئی بھی اِس بات کو پسند نہیں کرے گا۔ جب آپ اِن چیزوں کو پسند نہیں کرتے تو پھر آپ اُن ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کیوں نہیں ہوتے۔ پس اپنی ذمّہ داریوں کو سمجھیں اور بچّوں کے دِلوں میں دین کی راہ میں قربانیاں دینے کا شوق پیدا کریں"

خدا تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وُہ ہم سب کو اپنی ذمّہ داریوں کو سمجھنے اور انہیں نباہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

جاوید اقبال اختر

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS.
PHONES:- 52325 / 52686. P.P.
پائیدار بہترین ڈیزائن پولیسڈ ریزن اور ربڑ شیٹ کے سینڈل، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
مینوفیکچرس اینڈ آرڈر سپلائرز :
ورائٹی
چپل پروڈکٹس
۲۹/۲/۴ مکھنیا بازار۔ کانپور۔

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے
AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY
MADRAS – 600004.
PHONE NO. 76360.
آٹو ونگس

اموال میں خیر و برکت پیدا کرنے کا راز

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی ایک تصنیفِ لطیف تبلیغِ رسالت جلد دہم صفحہ ۵۴ پر احباب جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:—

"اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کرکے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی۔ کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا ہے۔ بلکہ خدا تعالیٰ کے ارادہ سے آتا ہے۔ پس جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وُہ ضرور اسے پائے گا یہ مت خیال کرو کہ تم کوئی حصّہ مال کا دے کر یا کسی اَور رنگ سے کوئی خدمت بجا لا کر خدا تعالےٰ اور اُس کے فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو بلکہ یہ اُس کا احسان ہے کہ تمہیں اس خدمت کے لئے بُلاتا ہے۔"

حضور علیہ السلام کا یہ ارشاد مزید کسی تشریح کا محتاج نہیں ہے۔ مبارک ہے وُہ احمدی بھائی جو خدا تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلہ کی ضروریات کے لئے اپنے اموال کو اخلاص کے ساتھ پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے۔ اور مقررہ شرح کے مطابق اپنے ذمّہ لازمی چندہ جات باقاعدہ اور باشرح ادا کرنے کے علاوہ دیگر تحریکاتِ چندہ مثلاً تحریکِ جدید۔ وقفِ جدید۔ صدسالہ جوبلی فنڈ۔ درویش فنڈ۔ مرمّت مقاماتِ مقدسہ وغیرہ میں حصّہ لے کر خدا تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرتا ہے۔ یقیناً ایسے مخلصین کے اموال اور نفوس میں خُدا تعالیٰ کی طرف سے برکت دی جاتی ہے۔

اللہ تعالےٰ ہم سب کو پُورے اخلاص کے ساتھ اپنے ذمّہ لازمی چندہ جات کی باقاعدہ اور باشرح ادائیگی کی توفیق بخشے اور دُوسری مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

اعلاناتِ نکاح

دسمبر ۲۹ دسمبر ۱۹۷۸ء کو بروز جمعۃ المبارک مکرم حفیظ احمد صاحب مربی سلسلہ احمدیہ لودھراں نے عزیزم چوہدری حمید احمد صاحب ناصر بی۔ اے۔ بی ایڈ ابن مکرم چوہدری محمد عبد اللہ صاحب درویش محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان کا نکاح بعوض حق مہر ساڑھے چار ہزار روپیہ عزیزہ امۃ الحفیظ صاحبہ سلّمہا دختر مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب ساکن بیریانوالہ ضلع فیصل آباد (پاکستان) سے پڑھا۔

نیز مربی صاحب موصوف نے عزیزہ طاہرہ صدیقہ صاحبہ سلّمہا دختر مکرم چوہدری محمد عبد اللہ صاحب موصوف کے نکاح کا اعلان عزیزم چوہدری محمد سعید صاحب اختر ابن مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب موصوف کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر کے عوض کیا۔

احباب ہر دو نکاحوں کے بابرکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ ہونے کے لئے دُعا فرمائیں۔

خاکسار:— ملک صلاح الدین
قائم مقام امیر مقامی قادیان

اعلانِ نکاح

مورخہ ۵ نومبر ۱۹۷۸ء کو مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ دانہ گور نے میری بیٹی عزیزہ رشیدہ بیگم صاحبہ کا نکاح مکرم محمد کنی (Mohammad Kunhi) صاحب ساکن دانہ گور (کرناٹک) کے ساتھ بعوض حق مہر دو ہزار دس روپے (Rs. 2010/-) پڑھا۔

احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے باعثِ برکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین۔

خاکسار: یو۔ کے عبد الشافی۔ دانہ گور (کرناٹک)

مبلغینِ کرام کی خصوصی توجّہ کے لئے

رشتہ و ناطہ کے تعلق میں جس قسم کی مشکلات کا سامنا اس وقت احباب جماعت کو ہے۔ میرے خیال میں مبلغینِ کرام اس سے بخوبی واقف و آگاہ ہوں گے۔ احباب اس پریشانی اور مشکل کا اظہار نظارت ہٰذا سے بذریعہ خطوط کرتے رہتے ہیں۔ اس لئے نظارت دعوۃ و تبلیغ اپنا یہ اہم فریضہ سمجھتی ہے کہ احباب جماعت کو رشتہ و ناطہ کے سلسلہ میں پُورا پُورا تعاون دے کر ان کی اس مشکل کو حل کرنے کی کوشش کرے۔ اور احبابِ جماعت کی اس تعلق میں صحیح اور درست رہنمائی کرے۔

سو نظارت ہٰذا ایسی رہنمائی اور کوشش اپنے مبلغین ہی کے ذریعہ سے کر سکتی ہے۔ کیونکہ وُہ اپنے اپنے علاقوں۔ جماعتوں اور حتی الامکان افرادِ جماعت کے حالات اور ماحول وغیرہ سے پُوری طرح جانکاری رکھتے ہیں۔ نظارت ہٰذا کا یہ تصوّر ہی نہیں بلکہ یقین ہے کہ اگر مبلغینِ کرام اپنے اپنے حلقہ میں اس مسئلہ اور مشکل کو حل کرنے کی کماحقّہٗ کوشش اور سعی کریں گے اور اللہ تعالیٰ پر توکّل کرتے ہوئے یہ تہیہ کر لیں گے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کو حاصل کرتے ہوئے اِس جماعتی مشکل کو حل کرنا ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ یہ مسئلہ حل نہ ہونے پائے۔

نظارت ہٰذا نے بذریعہ اعلان حضرات امراء و صدر صاحبان و دیگر عہدیدارانِ جماعت ہائے ہندوستان سے بھی درخواست کی ہے کہ وُہ اس قومی مسئلہ کے حل کرنے کے لئے پُوری کوشش اور جدوجہد کریں۔

نظارت ہٰذا اپنے مبلّغینِ کرام سے پوری پُوری توقع رکھتی ہے کہ وُہ اپنے علاقوں اور جماعتوں کے عہدیداران اور افرادِ جماعت سے صلاح و مشورہ کرکے باہمی تعاون سے اِس مسئلہ کو جلد حل کرنے کی کوشش کریں گے اور اپنی اس کوشش کا ذکر آئندہ اپنی ماہانہ رپورٹوں میں بھی کیا کریں گے۔ اور حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھجوانے والے خلاصۂ رپورٹ میں بھی اس کا خصوصی طور پر ذکر کیا کریں گے۔

اللہ تعالیٰ جملہ مبلغینِ کرام کو اس طرف خصوصی توجّہ دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

شادی فنڈ

صدر انجمن احمدیہ کے بجٹ میں ایک مد "شادی فنڈ" کی قائم ہے۔ جس میں سے درویشوں کے بچّوں کی شادیوں کے مواقع پر امداد دی جاتی ہے۔ اس فنڈ کو اس وقت مضبوط کرنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ خدا کے فضل سے درویشوں کے قریباً دو سو بچّے (لڑکے۔ لڑکیاں) اس وقت شادی کے قابل ہیں۔

بعض مخلصین احباب نے اس فنڈ میں بہت ہی قابلِ قدر تعاون دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن کو جزائے خیر بخشے۔ احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ وہ خوشیوں کے مواقع پر اپنے درویش بھائیوں کے بچّوں کی شادیوں کے لئے حسبِ حالات رقوم مد "شادی فنڈ" میں ارسال کرتے رہیں۔

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

تصحیح

اخبار بدر مجریہ ۱۸/۱/۷۹ کے صفحہ ۲ پر ایڈیٹوریل نوٹ میں کالم نمبر ۳–۴ کے آخر میں یہ درج کیا گیا ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حمد و شکر کا پروگرام تجویز فرمایا ہے جو سنہ ۱۳۹۹ھ کے آخری تین مہینوں پر مشتمل ہوگا!

جبکہ یہ پروگرام سنہ ۱۴۰۰ ہجری کے آخری تین مہینوں پر مشتمل ہوگا۔

احباب اس کے مطابق تصحیح فرمالیں۔

(ایڈیٹر بدر)